سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات، 26۔اکتوبر 2017

(یوم الخمیس، 5۔صفر المظفر 1439ھ)

سولھویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد32: شمارہ9

547

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ26۔اکتوبر2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور مال)

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال2016پر بحث

ایک وزیر کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال2016پر بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

549

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

جمعرات، 26۔اکتوبر 2017

(یوم الخمیس، 5۔صفر المظفر 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾
وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ
الْكِتٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَ
إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ
مُلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ﴿٤٦﴾

سورة البَقَرَة آیات 42 تا 46

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ(42)اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو(43)(یہ) کیا(عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کئے دیتے ہو، حالانکہ تم کتاب (اللہ) بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟(44) اور (رنج وتکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز گراں ہے، مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جو عجز کرنے والے ہیں(45)اور جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(46)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یاشفیع امم للہ کر دو کرم آقا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
ہم غلاموں کا رکھنا خدارا بھرم آقا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
کس سے جا کر کہیں تاجدار حرم گھیرا ڈالے ہوئے ہیں زمانے کے غم
واسطہ پنجتن دور ہو جائیں غم آقا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
منتشر ہیں خیالات کی وادیاں لٹ گیا ہے سکوں والئی دو جہاں
رحم فرمایئے آپ کی امت ہیں ہم آقا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
تیری یادوں سے مسرور سینہ رہے سامنے میرے تیرا مدینہ رہے
در پہ بیٹھا رہوں لے کے میں چشم نم آقا وسدے رہوے تیرا سوہنا حرم
یاشفیع امم للہ کر دو کرم آقا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

سوالات

(محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور مال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور مال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2433 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جب تک وقفہ سوالات ختم نہیں ہوتا اس وقت تک یہ سوال دوبارہ لیا جا سکتا ہے ضروری نہیں کہ سوالات کا ٹائم ایک گھنٹہ ہو بہرحال اگر پہلے بھی سوالات ختم ہو جائیں تو پھر یہ وقفہ سوالات کے دوران ہی دوبارہ take up کر لئے جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 7202 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کے لئے بھی same صورت ہوگی۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8912 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ گورنمنٹ ہائی سکول گنڈا سنگھ کو دی گئی گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8912: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک گنڈا سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کو سال 16-2015 میں FTF,SMC,NSB کی مد میں گرانٹ دی گئی مذکورہ سکول کو ہر مد میں سال 16-2015 میں کتنی کتنی گرانٹ دی گئی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) مذکورہ سکول میں ہیڈ ماسٹر، اساتذہ / سٹاف کی تعداد اور ان کی تعلیم کیا ہے بچوں کی تعداد کلاس وار بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کم تعلیم والے ٹیچر کو ہیڈ ماسٹر بنا دیا گیا ہے اور جن کی تعلیم زیادہ ہے ان کو مذکورہ ہیڈ ماسٹر کے ماتحت کر دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کو دی گئی تمام گرانٹ خُورد بُرد کر دی گئی ہے صرف کاغذی کارروائی کی گئی ہے عملی طور پر کوئی کام نہ کیا گیا ہے مذکورہ عرصہ میں جو جو کام کئے گئے ہیں ان کے نام، رقم اور تاریخ کے ساتھ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول میں دی گئی گرانٹ کی انکوائری کروانے تعلیم کے مطابق ہیڈ ماسٹر لگانے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے مذکورہ سکول کے لئے فروغ تعلیم فنڈ کی مد میں سال 2015-16 میں۔/66510 روپے جمع ہوئے جس میں سے مبلغ۔/41581روپے سکول پر خرچ ہو چکے ہیں اور گزشتہ سال کے بیلنس سمیت مبلغ۔/46046روپے مورخہ 30.06.2016 کو نیشنل بینک آف پاکستان بصیر پور برانچ اکاؤنٹ نمبر 9-6651 میں موجود ہیں بنک سٹیٹمنٹ و تفصیل خرچ(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اسی طرح 2015-16 میں نان سیلری بجٹ کی مد میں مبلغ۔/4,94,810روپے جاری ہوئے جس میں سے مبلغ۔/98,000روپے کا نیا فرنیچر اور ڈسک بنچ برائے طلباء خریدے گئے۔ مذکورہ رقم میں سے۔/1,00,000روپے فرنیچر کی مرمت اور عمارت کے رنگ روغن و مرمت پر خرچ کئے گئے جبکہ مبلغ۔/2,06,303روپے یوٹیلٹی بلز اور سیٹشنری وغیرہ پر خرچ ہوئے۔ تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نان سیلری بجٹ میں سے مبلغ۔/88,507روپے خرچ نہ ہوئے ہیں جو خزانہ سرکار میں موجود ہیں۔

(ب) مذکورہ سکول کے ہیڈ ماسٹر، اساتذہ اور سٹاف کی تعلیم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیمی قابلیت
1۔	رائے محمد شہزاد	ہیڈ ماسٹر	ایم اس سی، بی ایڈ
2۔	محمد امین جاوید	ایس ایس ٹی	ایم اے، ایم ایڈ
3۔	محمد وسیم	ایس ایس ٹی	بی ایس (سی ایس)، بی ایڈ
4۔	محمد یاسین	ای ایس ٹی	بی اے، بی ایڈ
5۔	نعیم ملک	ای ایس ٹی	بی اے، بی ایڈ

-6	عبدالرحمن	پی ایس ٹی	میٹرک، پی ٹی سی
-7	صفدر علی	پی ایس ٹی	بی اے، بی ایڈ
-8	قاسم علی	پی ایس ٹی	بی اے، بی ایڈ
-9	محمد اکرم سعید	پی ایس ٹی	میٹرک، پی ٹی سی
-10	منیر احمد	نائب قاصد	پرائمری
-11	محمد اصغر	لیب اٹنڈنٹ	مڈل
-12	محمد نذیر صابری	مالی	مڈل
-13	صابر اقبال	چوکیدار	میٹرک
-14	مقصود احمد	چوکیدار	پرائمری

تعداد طلباء درج ذیل ہے:

نرسری	اول	دوم	سوئم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم	میزان
138	36	26	21	27	21	23	18	10	23	9	342

(ج) درست نہ ہے۔ اس وقت سکول میں ریگولر ہیڈ ماسٹر BS-17 میں تعینات ہیں جن کی تعلیمی قابلیت بی ایڈ، ایم ایس سی ہے۔ ان سے قبل سال 16-2015 میں ہیڈ ماسٹر کی اسامی خالی تھی جس پر سینئر ایس ایس ٹی جن کی تعلیمی قابلیت بی ایڈ، ایم اے تھی سکول کے انتظامی و مالی معاملات بطور انچارج سرانجام دیتے رہے ہیں۔

(د) درست نہ ہے۔ مذکورہ سکول کی گرانٹ میں خُورد بُرد نہ کی گئی ہے۔ سرکاری قوانین کے مطابق متعلقہ ہیڈز میں بذریعہ سکول کونسل خرچ کی گئی رقم کی تفصیل جُز الف کے جواب میں بیان کر دی گئی ہے۔ سکول میں اخراجات کے درست استعمال کو چیک کرنے کے لئے انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے موقع پر جا کر ریکارڈ کو چیک کیا اور کام / اشیاء کی فزیکل تصدیق کی۔ تمام ریکارڈ پر ممبران پرچیز کمیٹی / سکول کونسل کے دستخط بھی موجود ہیں۔

(ہ) اس وقت سکول میں ریگولر ہیڈ ماسٹر S-17 تعینات ہیں، جن کی تعلیم بی ایڈ / ایم ایس سی سکول ہذا کو دی گئی گرانٹ کے اخراجات درست پائے گئے ہیں لہٰذا کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ہ) میں جواب دیا گیا ہے کہ ریگولر ہیڈ ماسٹر BS-17 تعینات ہیں، جن کی تعلیم بی ایڈ / ایم ایس سی ہے اور سکول ہذا کو دی گئی گرانٹ کے اخراجات درست پائے گئے ہیں لہذا کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔ آپ خود جز (ہ) میں کہہ رہے ہیں کہ کسی کارروائی کی ضرورت نہیں اور کوئی گھپلا نہیں پایا گیا جبکہ میرے علم کے مطابق اس سکول کے سابقہ ایکٹنگ ہیڈ ماسٹر محمد امین جاوید کے خلاف محکمہ ایک انوسٹی گیشن کر چکا ہے اور اس میں وہ guilty پائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر ہیڈ ماسٹر guilty پائے گئے ہیں لیکن وہ ابھی بھی حاضر سروس ہیں تو اس کے ذمہ دار کون ہیں یعنی محکمہ انوسٹی گیشن کرتا ہے اور ثابت بھی ہو جاتا ہے کہ ایک بندہ guilty ہے تو پھر اس کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جاتی؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری کمر کا issue ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں بیٹھ کر جواب دے دوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے لئے اجازت ہے، آپ بیٹھ کر جواب دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ محترمہ نے جو سوال اٹھایا ہے بالکل 21-08-2017 کو LIT/3136 مراسلہ کی روشنی کے اندر یہ انکوائری ہوئی تھی جس میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور اس انکوائری رپورٹ کو آڈٹ کمیٹی نے بھی endorse کیا ہوا ہے۔ ہم overall پورے پنجاب کے اندر proper merit پر کام کرتے ہیں اور ہیڈ ماسٹر کی تعیناتی کے لئے ایک پورا معیار بنا ہوا ہے جسے senior most committee دیکھنے کے بعد لگاتی ہے۔ اگر کہیں پر بھی کوئی رپورٹ ہوتی ہے تو ہم اس پر فوری طور پر action لیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پنجاب کے اندر PEEDA Act کے تحت بے تحاشا کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ اگر میڈم کے پاس اس بارے میں کوئی انفارمیشن specific ہے تو یہ بالکل share کریں۔ ہم کسی ایسے بندے کو سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں برداشت نہیں کریں گے جو اس طرح کی ہینکی پھینکی میں ملوث ہو۔ ابھی تک کے ریکارڈ کے مطابق as such کوئی ایسی چیز prove

نہیں ہوئی لیکن اگر کچھ ان کے پاس ہے تو یہ بالکل share کریں تو میں اسے دیکھ کر دوبارہ اس کی انکوائری بھی کراؤں گا اور اس کی رپورٹ بھی انہیں پہنچاؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں اور مجھے یقین بھی ہے کہ یہ بہت efficiently اپنے ادارے کو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میرے پاس محکمے کی انکوائری رپورٹ کی کاپی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ کر سنا دیتی ہوں کہ انہوں نے اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔ صرف دو لائنیں ہیں اگر آپ کی اجازت ہو تو میں پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وہ لکھتے ہیں کہ مالی سال 16-2015 میں نکلوائی رقم کے خرچے میں محمد امین زیر دستخطی کو مطمئن نہیں کر سکا یوں محسوس ہوتا ہے کہ NSB اکاؤنٹ کی رقم کو قوانین وضوابط کے مطابق جن مدات میں خرچ ہونا چاہئے تھا وہاں خرچ کرنے کی بجائے دوسری چیزوں کی خرید پر خرچ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تقریباً ایک لاکھ روپے کا خرچ ثابت ہی نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: یہ خدشہ ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر محکمے کی انکوائری موجود ہے تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ محکمے کی انکوائری کے بعد۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے اس کے اندر پہلے بھی بہت clear stance لیا ہے۔ میڈم جو رپورٹ پڑھ رہی ہیں یہ preliminary inquiry تھی اس کے بعد اس کا پورا آڈٹ ہوا اس کے اندر انہوں نے کہا کہ یا تو PEEDA کروالیں یا پہلے آڈٹ کروالیں۔ جب آڈٹ کمیٹی بیٹھی تو اس میں کچھ prove نہیں ہوا اور انہوں نے سارے کا سارا ریکارڈ بھی دیا اور ثبوت بھی دیا ہے اس کے لئے یہ proper کمیٹی بنی تھی اس نے اس معاملے کی انکوائری کی ہے، اس کا آڈٹ کیا ہے لیکن اس

میں کچھ نہیں نکلا۔ محترمہ جو رپورٹ پڑھ رہی ہیں یہ preliminary report تھی جو بن کر گئی تھی جس کی بنیاد پر یہ انکوائری ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! PEEDA کی انکوائری ہوئی ہے۔ منسٹر صاحب جو بتا رہے ہیں اگر یہ سارا process complete ہوا ہے تو پھر اب دوبارہ اس کے خلاف انکوائری کیوں initiate کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: اگر وہ guilty ہو گا تب اس کے خلاف کچھ کریں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! طریق کار یہ ہوتا ہے کہ جب کسی کے خلاف رپورٹ ہوتی ہے تو اس میں آپ اس کے خلاف ڈائریکٹ PEEDA یا انکوائری کمیٹی کے پاس آڈٹ کے اندر جاتے ہیں۔ یہاں پر آڈٹ پہلے کرایا گیا، آڈٹ کمیٹی کے اندر کچھ نہیں نکلا تو میں نے اس کی رپورٹ کا نمبر بھی بتا دیا ہے۔ ہم 2002 سے colleagues ہیں میں محترمہ کی بہت عزت کرتا ہوں۔ میں خود اس کو اپنے طور پر بھی دیکھ لوں گا اور اس میں جو بھی پیشرفت ہو گی اس سے میڈم کو بھی آگاہ کر دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کر دیں؟ میرے بہت سارے سوال ہائر ایجوکیشن کے بھی pending ہیں۔ جب یہ منسٹر تھے اس وقت انہوں نے کہا تھا کہ میں ان کی تصدیق کر کے جواب دوں گا لیکن چار سالوں میں تو وہ جواب نہیں آئے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں house on the floor of the کہہ رہا ہوں کہ اگلے اجلاس کے آنے سے پہلے میں اس کا جواب انہیں دے دوں گا۔ یہ تو چوبیس گھنٹے کا کام ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں تو وہاں کمیٹی میں اسے verify کر لیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ایوان کی ایک اپنی sanctity ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ !منسٹر صاحب خود ذمہ داری اٹھا رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): میڈم !میں on the floor of the House آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اگلے اجلاس سے پہلے میں اس کا جواب آپ کو دے دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر !میں نے یہاں پر لاہور کالج کی وائس چانسلر کے خلاف ثبوت کے ساتھ بات کی تھی لیکن چار سالوں میں اس کا جواب نہیں آیا۔ منسٹری تبدیل ہو گئی ہے اب ان کے پاس وہ منسٹری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اب ان کے پاس وہ منسٹری نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر !وہ VC بھی change ہو گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر !بے شک وی سی تبدیل ہو گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ جب ہم ایک serious matter یا ایک serious allegation سامنے لے کر آتے ہیں لیکن اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ سے کہا ہے کہ وہ ضرور بتائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 5692 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ شمیلا اسلم: جناب سپیکر !ابھی تک محترمہ نگہت شیخ تشریف نہیں لائیں لہٰذا آپ اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: کیسے pending کر دوں؟ اگر محترمہ وقفہ سوالات کے دوران آ جائیں گی تو ٹھیک ہے نہیں تو pending نہیں ہو سکتا۔ مہربانی، this I tell you کہ اب اس پر ضمنی سوال بھی نہیں ہونا، آپ اس پر ضمنی سوال نہیں کر سکیں گے۔ اگلا سوال نمبر 7352 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، اگلا سوال نمبر 5736 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 7892 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ پھر اگلا سوال نمبر 8230 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8545 جناب محمد شعیب صدیقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8486 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈنگہ کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8486: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈنگہ ضلع گجرات میں بچیوں کی تعداد کتنی ہے؟ کیا یہ درست ہے کہ تعداد کے مطابق بلڈنگ ناکافی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی اینڈ ڈی میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ایک سمری بھیجی ہے جس میں نئے بلاک کی تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آج کے اس دور میں بچیاں گرمیوں اور سردیوں کے موسم میں کھلے آسمان کے نیچے بیٹھنے پر مجبور ہیں حکومت کب تک ان کو بلڈنگ کے فنڈ فراہم کرے گی اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈنگہ ضلع گجرات میں بچیوں کی تعداد 1325 ہے سکول کے 16 کلاس رومز ہیں جبکہ سیکشن 19 ہیں اور تین کمروں کی کمی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے پی اینڈ ڈی کو اس حوالے سے کوئی سمری نہ بھیجی گئی ہے۔ تاہم مذکورہ سکول کے لئے ایڈیشنل بلاک کی تعمیر کے لئے 7.274 ملین کی منظوری دے دی گئی ہے جس میں سے 3.637 ملین فنڈ جاری کر دیئے گئے ہیں اور ٹینڈر انڈر پراسس ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ موسم کے لحاظ سے بچیوں کو سکول گیلری میں بٹھایا جاتا ہے۔ عمارت کی تعمیر کے حوالے سے جواب جز (ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں لکھا ہوا ہے کہ "درست نہ ہے۔ موسم کے لحاظ سے بچیوں کو سکول گیلری میں بٹھایا جاتا ہے۔ عمارت کی تعمیر کے حوالے سے جواب کے جز(ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے"۔ وہ کون سی گیلری ہے کہ جس میں بچیوں کو بٹھاتے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میاں طارق محمود کا بڑا اچھا سوال ہے۔ سکول ہذا جس کی بات ہو رہی ہے، جب یہ start ہوا تھا تو اُس وقت ادھر بچیوں کی تعداد 1325 تھی اور ماشاءاللہ اب وہاں پر بچیوں کی تعداد 1672 ہو گئی ہیں۔ پورے پنجاب کے اندر جن جن سکولوں میں بچوں یا بچیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے وہاں پر ہم 15۔ارب روپے کی خطیر رقم سے 36 ہزار نئے کلاس رومز بنا رہے ہیں۔ میاں طارق محمود کے لئے خوشخبری ہے کہ اس سکول میں آٹھ کمروں کا نیا بلاک بنایا جا رہا ہے۔ اس کے لئے پیسے منظور ہو چکے ہیں، اس کا ٹینڈر بھی ہونے والا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ان آٹھ نئے کمروں کی تعمیر جلد شروع ہو جائے گی۔ جب یہ مزید آٹھ کمرے تعمیر ہو جائیں گے تو اس سکول کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں لکھا ہوا ہے کہ:

> "گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈنگہ ضلع گجرات میں بچیوں کی تعداد 1325 ہے،
> سکول کے 16 کلاس رومز ہیں جبکہ سیکشن 19 ہیں اور 3 کمروں کی کمی ہے۔"

جناب سپیکر! اگر ہم 1325 بچیوں کو 16 کلاس رومز میں بٹھاتے ہیں اور سیکشن 19 کرتے ہیں تو پھر کیا دنیا کی اس سے بڑی کوئی اور جیل ہے؟ میں خود اس سکول میں جا کر وہاں کے حالات دیکھ کر آیا ہوں۔ اس سکول میں بچیوں کے لئے فرنیچر اور نہ ہی بیٹھنے کے لئے کمرے ہیں۔ میں نے اپنے لیول پر کوشش کی ہے کہ اس سکول کی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ facilitate کیا جائے لیکن نئے کمروں کی تعمیر تو حکومت ہی کر سکتی ہے۔ اس وقت سیکرٹری سکولز ایجوکیشن گیلری میں موجود ہیں تو میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب اور سیکرٹری سکولز ایجوکیشن سے گزارش کروں گا کہ اس سکول میں نئے کمرے جلد از جلد تعمیر کئے جائیں۔ وہ تعلیمی ادارے کہ جن میں بچوں یا بچیوں کی تعداد زیادہ ہے وہاں پر

ٹیچرز available نہیں ہیں۔ زیادہ تر بجٹ missing facilities کے نام پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ اس سکول میں کمروں کی ضرورت ہے وہ نہیں بنائے گئے جبکہ وہاں پر چار باتھ رومز بنا دیئے گئے ہیں۔ سکول کی چار دیواری اُونچی کر دی جاتی ہے اور وہاں پر باتھ رومز بنا دیئے جاتے ہیں لیکن نئے کمرے نہیں بنائے جاتے۔ پیسا خرچ ہو رہا ہے لیکن سکول کے بچوں یا بچیوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ کیا حکومت اپنی missing facilities کی پالیسی کو revise کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ جب فنڈز جاتے ہیں اور میٹنگ ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ فنڈز تو missing facilities کے لئے آئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ بچے کمرے نہ ہونے کی وجہ سے باہر بیٹھنے پر مجبور ہیں تو آپ اس فنڈ سے نئے کمرے تعمیر کر دیں لیکن وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ باتھ رومز اور چار دیواری بنا دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دنوں ٹوبہ عثمان گاؤں کے سکول میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ وہاں پر ایک ہینڈ پمپ کے ساتھ ڈونکی موٹر لگی ہوئی تھی۔ تیسری کلاس کی ایک بچی وہاں پر پانی پینے گئی ہے اور اس نے جیسے ہی ہینڈ پمپ کو ہاتھ لگایا تو اسے کرنٹ لگا اور وہیں پر اس کی موت واقع ہو گئی۔ میں خود وہاں پر گیا ہوں اور میں نے اس سکول کی ہیڈ مسٹریس سے پوچھا کہ آپ کے سکول کے اکاؤنٹ میں کتنے پیسے ہیں؟

جناب سپیکر! اس نے جواب دیا کہ میرے سکول کے اکاؤنٹ میں ایک لاکھ 26 ہزار روپے پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ پھر آپ نے یہ موٹر کیوں ٹھیک نہیں کروائی؟

جناب سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! جب آپ شروع ہوتے ہیں تو پھر قوما آتا ہے اور نہ ہی فُل سٹاپ۔ آپ کسی اور کی بات بھی سُن لیا کریں۔ اب آپ منسٹر صاحب کا جواب سُن لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن سکولوں کی حالت بدترین ہے کیا ان کی حالت کو ٹھیک کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، انشاءاللہ وہ سب سکولوں کو ٹھیک کریں گے۔ منسٹر سکولز ایجوکیشن نے ابھی بتایا ہے کہ سکولوں کی حالت کو ٹھیک کرنے کے لئے اربوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کا جواب سُنیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! محکمہ سکولز ایجوکیشن کی طرف سے بڑی clear cut instructions ہیں کہ ماہانہ میٹنگ میں ایجوکیشن کے معاملات کو زیر بحث لایا جائے اور معزز ممبران اسمبلی کی طرف سے جو چیزیں پوائنٹ آؤٹ کی جائیں ان پر کام کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں already عرض کر چکا ہوں کہ ہم نے 15۔ارب روپے صرف اور صرف ایڈیشنل کلاس رومز کے لئے مختص کئے ہیں۔اب تک ہم 24۔ارب روپے سے زیادہ رقم سکولوں کو missing facilities کے لئے دے چکے ہیں۔اسی طرح تقریباً 20۔ارب روپے کی رقم ہم dangerous buildings کی تعمیر کے لئے دے چکے ہیں۔ہم ایک ایک سکول کی monitoring کر رہے ہیں۔میاں طارق محمود نے جس سکول سے متعلق سوال کیا ہے۔جواب کے اندر بتایا گیا ہے کہ اس سکول میں تین کمروں کی کمی ہے جبکہ ہم اس سکول میں آٹھ نئے کمرے بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں آخری بات یہ کہوں گا کہ جب ہم نے سکولوں کی missing facilities اور دوسری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک جامع پروگرام بنایا تھا اور تعلیمی اصلاحات شروع کیں تھیں تو اُس وقت ہمارے ان سکولوں میں 90لاکھ بچے تھے جبکہ آج ہمارے پاس سرکاری سکولوں کے اندر ڈیڑھ کروڑ سے اُوپر بچے داخل ہیں۔

جناب سپیکر! ایوان میں نے پچھلی دفعہ بھی ایوان کو apprise کیا تھا کہ مختلف بین الاقوامی اداروں کی رپورٹ کے مطابق 3½ سے 6½ لاکھ بچے پرائیویٹ سکولوں سے سرکاری سکولوں میں shift ہوئے ہیں۔یہ ہماری تعلیمی اصلاحات کا نتیجہ ہے کہ اتنے زیادہ بچے سرکاری سکولوں میں shift ہوئے ہیں۔ہم component out of school کے تحت پانچ سے نو سال کی عمر کے بچوں کو سکولوں میں لانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ہم اینٹوں کے بھٹوں، ریسٹورنٹس اور ورکشاپس پر کام کرنے والے بچوں کو سکولوں میں لا رہے ہیں۔ہماری ان efforts کی وجہ سے ہی اتنی زیادہ تعداد میں بچے سرکاری سکولوں میں shift ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے میاں طارق محمود سے عرض کرتا ہوں کہ آج CEO گجرات آئے ہوئے ہیں۔میں ان کہوں گا کہ وہ میاں صاحب کے ساتھ بیٹھیں اور ان کے تمام

issues کو identify کریں اور پھر ان کو resolve کیا جائے۔ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا یہ بہت clear message ہے کہ resources issue نہیں ہے۔ جہاں جہاں پر کوئی کمی point out ہو گی وہاں پر ہم نہ صرف resource allocate کریں گے بلکہ انشاءاللہ تعالیٰ اس کمی کو دُور بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8615 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8487 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: پی پی۔113 کے سکولز کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8487: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات پی پی۔113 میں کتنے پرائمری سکول گرلز اور بوائز ہیں کتنے سکول ایسے ہیں جو بغیر بلڈنگ چل رہے ہیں اور کتنے سکول ایسے ہیں جن کی بلڈنگ خطرناک ہے اور سکول چل رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان سکولوں کی نئی بلڈنگ بنانے نیز حکومت dangers بلڈنگز کو کب تک ٹھیک یا نئے سرے سے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع گجرات پی پی۔113 میں 73 گرلز اور 59 بوائز سکولز ہیں اور چار سکولز بغیر بلڈنگ چل رہے ہیں۔

1۔ گورنمنٹ پرائمری سکول بھلوٹ رسو مسجد میں چل رہا ہے۔ زمین نہ ہے۔

2۔ گورنمنٹ پرائمری سکول کالس مسجد میں چل رہا ہے۔ زمین چودہ کنال ہے۔

تخمینہ لاگت 10.771 ملین۔

3۔ گورنمنٹ پرائمری سکول جھنڈ پیر مسجد میں چل رہا ہے۔ کورٹ کیس ہے۔
اگلی تاریخ پیشی 26.04.2017 ہے

4۔ گورنمنٹ پرائمری سکول بگنا مسجد میں چل رہا ہے۔ سکیم منظور ہو چکی ہے۔
فنڈز 5.413 ملین مورخہ 21.02.2017 کو جاری ہو چکے ہیں۔

ٹینڈر کی تاریخ 28.04.2017 ہے۔

اور پانچ سکول ایسے ہیں جن کی بلڈنگ خطرناک ہیں۔

1. گورنمنٹ پرائمری سکول کالو ساہی خورد۔
2. گورنمنٹ پرائمری سکول نون۔
3. گورنمنٹ پرائمری سکول مغلی۔
4. گورنمنٹ پرائمری سکول بخت جمال۔
5. گورنمنٹ پرائمری سکول ڈھوک گجراں

درج بالا سکولوں کے فنڈز کی فراہمی کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب کو بحوالہ لیٹر نمبر 2(9)/DDC/GRT/113 17 مورخہ 07.03.2017 کے تحت جناب ڈپٹی کمشنر گجرات نے لکھا ہے۔

(ب) اس سال 17-2016 میں پی پی۔113 کے 6 سکولوں کی خطرناک عمارات کی تعمیرات کے لئے 22.423 ملین کی منظوری ہو چکی ہے اور کام جاری ہے فہرست Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور درج بالا پانچ سکولوں کی خطرناک عمارات کی تعمیر سال 18-2017 میں شامل کر لی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! منسٹر صاحب نے پچھلے سوال میں آپ کو ساری تفصیل بتا دی ہے لیکن پھر بھی اگر آپ اس پر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اپنے پچھلے سوال سے متعلق منسٹر صاحب کی بات سے اتفاق کر لیتا ہوں لیکن اس سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ جواب کے جز (الف) کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا۔اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

"گورنمنٹ پرائمری سکول بھلوٹ رسو مسجد میں چل رہا ہے۔زمین نہ ہے، گورنمنٹ پرائمری سکول کالس مسجد میں چل رہا ہے۔زمین چودہ کنال ہے۔ تخمینہ لاگت 10.771 ملین روپے ہے، گورنمنٹ پرائمری سکول جھنڈ پیر مسجد میں چل رہا ہے۔کورٹ کیس ہے۔"

جناب سپیکر! ایک آدمی نے آٹھ دس کنال پر مشتمل اس سکول پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ وہ قبضہ ختم ہو جائے لیکن عدالت میں تو محکمہ نے ہی pursue کرنا ہے۔آگے ایسے سکولوں کی فہرست دی گئی ہے کہ جن کی بلڈنگز خطرناک ہیں۔ان میں گورنمنٹ پرائمری سکول کالو ساہی خورد، گورنمنٹ پرائمری سکول نون، گورنمنٹ پرائمری سکول مغلی، گورنمنٹ پرائمری سکول بخت جمال اور گورنمنٹ پرائمری سکول ڈھوک گجراں شامل ہیں۔جواب میں آگے لکھا ہوا ہے کہ:

"درج بالا سکولوں کے فنڈز کی فراہمی کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب کو بحوالہ لیٹر نمبر DDC/GRT/17/113(9)2 مورخہ 07.03.2017 کے تحت جناب ڈپٹی کمشنر گجرات نے لکھا ہے۔"

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس لیٹر کے حوالے سے کیا update ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پورے پنجاب کے اندر 77 سکولز shelterless ہیں۔دو مہینے پہلے حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ پنجاب کے اندر کوئی سکول shelterless نہیں رہنے دیا جائے گا۔77 سکولز identify ہوئے اور ہم نے ان کے لئے 600 ملین روپے allocate کر دیئے گئے ہیں۔ان تمام سکولوں کی ہم proper buildings بنائیں گے۔

جناب سپیکر! ابھی میاں صاحب نے کچھ سکولوں کا ذکر کیا ہے جو کہ مسجد مکتب سکول تھے اور ہم نے ان کو باقاعدہ proper سکول کا درجہ دے دیا ہے۔کئی جگہوں پر rationalization میں مسجد

مکتب سکولوں کو ختم بھی کیا گیا ہے لیکن ان سکولوں کو ہم نے ختم نہیں کیا۔ ہم ان سکولوں کو چلا رہے ہیں اور اگلے فیز میں ان سکولوں کے لئے زمین اور عمارتیں مہیا کریں گے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میاں طارق محمود نے dangerous buildings کے حوالے سے بھی بات کی ہے۔ اس سال پی پی۔113 کے 6 سکولوں کی خطرناک عمارتوں کی تعمیر کے لئے 25.34 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور overall پورے پنجاب کے لئے ہم نے اس سال 4۔ارب روپے خطرناک عمارتوں کی تعمیر کے لئے مختص کئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ اس دفعہ missing facilities میں ضلع گجرات کو سب سے کم فنڈز دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اب تک ہم نے 53۔ارب روپیہ صرف ڈویلپمنٹ کے اوپر لگایا ہے۔ معزز ممبر نے missing facilities کے حوالے سے بات کی تو میں صرف ایک مثال دے کر اپنی بات ختم کروں گا کہ اس سال ہماری پوری کوشش ہے کہ missing facilities کے components میں چار دیواری، پینے کا صاف پانی، واش رومز اور بجلی آتی ہے تو پورے پنجاب میں ان میں سے کوئی missing facility نہیں رہے گی۔ اس سال وزیر اعلیٰ پنجاب نے سولرائزیشن کی منظوری دے دی ہے وہ ٹینڈر بھی ہو چکے ہیں اور اُن کا کام شروع ہونے لگا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ فروری 2018 تک پنجاب کے 20 ہزار سکول سولر انرجی سے روشن ہوں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے سوال کے جواب کے آخر میں لکھا ہے کہ اس سال 17-2016 میں پی پی۔113 کے چھ سکولوں کی خطرناک عمارات کی تعمیرات کے لئے 22.423 ملین روپے کی منظوری ہو چکی ہے اور کام جاری ہے۔ فہرست Annexure ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور درج بالا پانچ سکولوں کی خطرناک عمارات کی تعمیر کے لئے سال 18-2017 میں شامل کر لی گئی ہیں۔ انہوں نے جو کہا ہے یہ 22.423 ملین روپے انہی سکولوں کے اوپر خرچ ہوں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ پچھلے سال چھ سکولوں کا تھا اور اس سال پانچ سکول identify ہو گئے ہیں اُن کے فنڈز بھی ہم دے رہے ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ ٹینڈر کا process ہوتا ہے یہ سب اُس کے ذریعے ہو گا اور اُس کے علیحدہ پیسے ہیں جو ہم دے کر کام شروع کرائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں محترمہ پارلیمانی سیکرٹری کو چھ سکولوں کی لسٹ on the floor of the House دی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں نے لسٹ لے لی ہے تو ان کے اوپر کام شروع ہو جائے گا لیکن اُس لسٹ میں سے تو ایک سکول بھی اس میں شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہاں پر CEO Education گجرات موجود ہیں میں اُنہی ابھی کہتا ہوں وہ آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں آپ ان سکولوں کو آپس میں بیٹھ کر دیکھ لیں اور ہم یہ ضرور کرا کر دیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ محکمہ ایجوکیشن کسی سکول کی بلڈنگ کو خطرناک قرار نہیں دیتا بلکہ مواصلات و تعمیرات کی ٹیم موقع پر جا کر assessment کرتی ہے، سٹرکچر کو دیکھتی ہے اور اُن کی assessment پر ہم آگے چلتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کھوجا، ٹھٹہ کوٹ، دالی وانٹ کے سکولوں کی عمارات انتہائی خطرناک ہیں، وہ بیٹھنے کے قابل بھی نہیں اور بچے risk پر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے ابھی کہہ رہا ہوں کہ وہ وقفہ سوالات کے بعد آئیں تو میں انہی CEO Education گجرات کے ساتھ بٹھاتا ہوں تو معزز ممبر کی نظر میں جن سکولوں کی عمارات زیادہ خطرناک ہیں ہم اُن کی assessment پہلے کرا لیتے ہیں اور مواصلات و تعمیرات کی جو رپورٹ آتی ہے ہم اُس کے مطابق کارروائی کریں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال میاں محمود الرشید کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر8624 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لینڈ ریکارڈ سنٹروں کے ملازمین کی تعیناتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8624: میاں محمود الرشید: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں قائم شدہ لینڈ ریکارڈ سنٹروں میں تعیناتی کے لئے 447، SEO کی اسامیوں کے لئے انٹرویو ہوئے اور تعیناتی کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام تعیناتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں غیر قانونی طور پر بھرتی ہونے والے 452 سروس سنٹر آفیشلز کو مارچ 2017 میں برخاست کر دیا گیا تھا۔ سروس سنٹر آفیشلز نے فیصلہ کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی۔ اپیل میں ہائیکورٹ نے سروس سنٹر آفیشلز کی بحالی کا عارضی فیصلہ جاری کیا اور 29.09.2017 کو بحالی کا تفصیلی فیصلہ جاری کر دیا۔

پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی نے سروس سنٹر آفیشلز کی بحالی کے فیصلہ کے خلاف انٹرا کورٹ اپیل دائر کی۔ انٹرا کورٹ اپیل میں سروس سنٹر آفیشلز کی بحالی 29.09.2017 کے فیصلہ کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ فیصلہ کی صورت میں خالی شدہ اسامیوں پر بھرتیاں کی جا رہی ہیں۔

(ب) تمام بھرتیاں NTS کے ذریعے کی جا رہی ہیں۔ NTS کی طرف سے شارٹ لسٹ کئے جانے والے امیدواروں کے انٹرویوز جاری ہیں۔ بھرتیوں میں پنجاب حکومت کی میرٹ اور شفافیت کی پالیسی پر عملدرآمد کو یقینی بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 452 سروس سنٹر آفیشلز غیر قانونی طور پر بھرتی کئے گئے تھے اور ان سب کو برخاست کر دیا گیا ہے تو جو افراد ان غیر قانونی بھرتیوں کے ذمہ دار تھے اُن کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے مال!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ان بھرتیوں میں جو لوگ ملوث پائے گئے انہی انٹی کرپشن ٹیم نے گرفتار کیا اور اُن کے خلاف انکوائریز بھی چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8688 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے وہ ملک سے باہر ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔ جی، حاجی صاحب!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! سوال نمبر 8819 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ متروکہ وقف املاک سے متعلقہ تفصیلات

*8819: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں محکمہ متروکہ وقف املاک کا رقبہ محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق کس جگہ کتنا کتنا ہے؟

(ب) کیا محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق اس وقت مذکورہ تمام رقبہ محکمہ متروکہ وقف املاک کے قبضے میں ہے اگر نہیں تو تفصیل بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف"ب") اس ضمن میں عرض ہے کہ بمطابق آمدہ چٹھی نمبر ADC(R)/NTO/196 بتاریخ 20-08-2017 از دفتر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں متروکہ وقف املاک کی کوئی زمین نہ ہے تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں کہا گیا کہ متروکہ املاک کی کوئی زمین نہ ہے۔ تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں متروکہ املاک کی زمین ہے۔ محکمہ متروکہ وقف املاک وہ زمین لیز پر دیتا ہے، اُس کے auction بھی ہوئے ہیں۔ میں نے اُس کی تفصیل پوچھی ہے اور مجھے نہیں پتا کہ یہ جواب کون سے ریکارڈ سے دیا گیا ہے لیکن یہ زمین موضع گھیلا خورد میں بھی ہے اور موضع پنڈ گوندل میں بھی ہے لیکن یہاں جواب میں محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق simple لکھا گیا ہے کہ کوئی رقبہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کے آفس سے ہمیں یہ چٹھی موصول ہوئی ہے اور یہ آفس ریکارڈ بھی reliable ہوتا ہے کیونکہ یہاں سے غلط انفارمیشن نہیں آ سکتی، نہ ہی راولپنڈی میں کوئی ایسی property موجود ہے تو جب کوئی ایسی property موجود ہی نہیں ہے تو illegal possession کا question arise نہیں ہوتا۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں اپنی بہن کا احترام کرتا ہوں لیکن اگر میرے اس سوال کو pending کر دیا جائے تو میں اس ایوان میں اس کے ثبوت لے آؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8761 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ تعلیم میں ٹرانسفر/پوسٹنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8761: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع ساہیوال میں 27۔جولائی 2016 کو ٹرانسفر/پوسٹنگ پر سے پابندی اٹھائی گئی تھی؟

(ب) مندرجہ بالا پابندی اٹھانے کے تناظر میں ضلع ساہیوال میں کتنے ایجوکیٹرز AEOs و دیگر پوسٹوں پر تعینات ملازمین مستفید ہوئے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا متذکرہ بالا ٹرانسفر کے نتیجہ میں اس ضلع کے سکولوں میں سٹاف کی کمی تو واقع نہ ہوئی ہے اگر ہاں تو اس کی مکمل تفصیل بیان فرمائیں اور کیا ٹرانسفر پالیسی سے معیار تعلیم بہتر ہوا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 10۔دسمبر 2016 کو ایجوکیٹرز AEOs کی ٹرانسفر پر پابندی لگا دی گئی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمانہ پابندی کے بعد بھی تبادلے Administrative Grounds کا بہانہ بنا کر کیے گئے ہیں اور اگر ہاں تو مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں اور کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسے Administrative Grounds تبادلوں کی وجہ سے اساتذہ تکالیف کا شکار ہیں ان ایڈمنسٹریٹو گراونڈز پر تبادلوں کی ضرورت کیوں پیش آئی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) تبادلہ جات سے پابندی اٹھنے کے بعد مندرجہ ذیل تعداد کے مطابق ٹیچرز/ایجوکیٹرز کا تبادلہ کیا گیا ہے۔

(i)	ایس ایس/ہیڈ ماسٹر	8	(iii)	ای ایس ٹی/ایس ای ایس ای	195
(ii)	ایس ایس ٹی/ایس ایس ای	102	(iv)	پی ایس ٹی/ای ایس ای	368

جبکہ تبادلہ جات سے پابندی اُٹھنے پر ضلع ساہیوال میں کسی بھی اے ای او کا تبادلہ نہ ہوا ہے۔

(ج) جز (ب) میں درج تبادلہ جات کے نتیجہ میں ضلع ساہیوال کے سکولوں میں سٹاف کی کمی نہ ہوئی ہے۔تبادلہ جات مجوزہ ٹرانسفر پالیسی کے تحت کئے گئے ہیں۔ جس کے تحت تمام ذیلی تعلیمی افسران کو واضح ہدایات جاری کی گئیں تھیں کہ وہ کسی بھی استاد کے تبادلہ کے سلسلے میں اس امر کا خصوصی خیال رکھے کہ تبادلہ کی وجہ سے کسی بھی سکول کا تدریسی عمل متاثر نہ ہو۔ اسی طرح جن سکولوں میں اساتذہ کی کمی تھی وہاں تبادلہ جات کے ذریعے اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں جس سے ضلع ساہیوال کے سکولوں کا تعلیمی معیار بہتر ہوا ہے جس کا ثبوت ضلع ہذا کے سال 2017 کے PEC اور انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری بورڈ کے نتائج ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

امتحان	تعداد طلباء جو امتحان میں شامل ہوئے	تعداد طلباء جو امتحان میں کامیاب ہوئے	فیصد
پرائمری	31955	23050	72.13
مڈل	24580	18523	75.38
میٹرک	15299	12273	80
انٹر میڈیٹ	1541	1051	68.2

(د) درست ہے۔

(ہ) تبادلہ جات پر پابندی کے بعد ضلع ساہیوال میں عوامی شکایات پر Administrative Grounds کے تحت بعد از انکوائری بحکم جناب ڈپٹی کمشنر ساہیوال کئے گئے تبادلہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آفیسر	وجہ تبادلہ
1	طاہر پرویز سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول R-6/82 سے گورنمنٹ ہائی سکول R-5/77 ساہیوال تبدیل کیا گیا۔	اہل دیہہ R-6/82 اور سکول سٹاف کی شکایت پر بعد از سفارش انکوائری آفیسر جناب ڈپٹی کمشنر ساہیوال کے حکم پر تبادلہ ہوا۔
2	احسان فرید سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول R-6/85 سے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول	ڈپٹی کمشنر ساہیوال کے حکم پر ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر (انکوائری آفیسر) کی سفارش پر جناب ڈپٹی

	L-45/12ساہیوال تبدیل کیا گیا۔	کمشنر ساہیوال کے حکم پر تبادلہ ہوا۔
3	محمد صغیرEST گورنمنٹ ہائی سکول اربن ایریا سے گورنمنٹ ہائی سکول سے گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال تبدیل کیا گیا۔	گورنمنٹ ہائی سکول اربن ایریا ساہیوال سے بوجہ سرپلس ایڈجسٹ کیا گیا۔
4	ماریہ جاویدSST گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول R-4/61 سے گورنمنٹ ایم ہائی جونئیر ماڈل گرلز ہائی سکول نمبر2 ساہیوال تبدیل کی گئی۔	سیریل نمبر 4 اور 5 ہر دو معلمات کا تعلق مسیحی برادری سے ہے گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول R-4/61 میں مذہبی تصادم کے خطرے کے پیش نظر جناب ڈپٹی کمشنر ساہیوال کے حکم پر تبادلہ ہو اہے۔
5	تمرین شیلی نذیرEST گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکولR-4/61 گورنمنٹ ایم سی ہائی جونیئر ماڈل گرلز ہائی سکول نمبر1 ساہیوال	ایضاً
6	تسلیم کوثر PST گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول L-9/95 سے گرلز پرائمری سکول L-9/97 ساہیوال تبدیل کی گئی۔	معلمہ کی سروسز متعلقہ اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر نے سرنڈر کر دی تھیں جس کی بنا پر معلمہ کی ایڈجسٹمنٹ انتظامی امور کے تحت کی گئی۔
7	زنیرہ خالد PST گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول L-9/153 سے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول R-5/80 ساہیوال تبدیل کی گئی۔	سیریل نمبر 7 اور 8 دونوں معلمات کے خلاف اہل دیہہ چک نمبرL-9/153 کی شکایت پر ہر دو معلمات کے خلاف انکوائری آفیسر کی سفارش پر تبدیل کیا گیا۔
8	زرینہ کرن PST گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول L-9/153 سے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول L-5/53 ساہیوال تبدیل کی گئی۔	ایضاً
9	انعام الرسول AD (P&D) دفتر چیف ایگزیکٹو آفیسر (DEA) سے گورنمنٹ ہائی سکول L-5/82 ساہیوال تبدیل کیا گیا۔	آفیسر مذکور کی ڈیوٹی پہلے ہی دفتر ہذا میں تھی جسے سابقاCEO(DEA) نےGHSL-5/82 میں تبدیل کر دیا جسے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے منسوخ کر دیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ج) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع کے سکولوں میں سٹاف کی کمی تو واقع نہ ہوئی ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں۔ اس کی تفصیل میں صرف یہی بتایا گیا ہے کہ جز(ب) میں درج تبادلہ جات کے نتیجہ میں ضلع ساہیوال کے سکولوں میں سٹاف کی کمی نہ ہوئی ہے۔ میں

نے کلی طور پر پوچھا ہے کہ انہوں نے جو ریکروٹمنٹ کی ہے تو کیا اس میں کوئی کمی واقعہ ہوئی ہے اور کن کن سکولوں میں کمی ہے اس کے متعلق نہیں بتایا گیا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہماری ٹرانسفر پالیسی بڑی clear ہے۔ ہماری ٹرانسفر پالیسی کا ایک proper merit ہے، اس کی بنیاد جس میں چار components ہوتے ہیں جس میں سنیارٹی کو دیکھا جاتا ہے، سکول کے فاصلے کو دیکھا جاتا ہے، کارکردگی یعنی رزلٹ کو دیکھا جاتا ہے اور آخر میں wedlock یا hardship کو بھی consider کیا جاتا ہے۔ اسی کی بنیاد پر سارے تبادلے ہوتے ہیں۔ ان تبادلوں کی صورت میں جو شکایتیں سامنے آتی ہیں ان پر grievance committee ہوتی ہے۔ وہ بھی معاملات کو دیکھتی ہے۔ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ استاد کو کم سے کم تکلیف پہنچائی جائے اور جہاں پر اس کی adjustment ہو سکتی ہے وہ کی جائے۔ ہماری پچھلی ٹرانسفر پالیسی کے مطابق جو ٹرانسفرز ہوئیں تھیں اس کے بعد ہم نے 80 ہزار ایجوکیٹرز کی بھرتی کرنی تھی تو 67 ہزار ایجوکیٹرز بھرتی ہوئے تھے۔ اس کے لئے بھی مقابلے کا ایک امتحان ہوتا ہے اور پورا ایک process ہے۔ ان میں سے تقریباً 2600 کے قریب ایجوکیٹرز ساہیوال میں بھی بھرتی ہوئے تھے۔ اس میں 13 ہزار کی جو کمی رہ گئی تھی ہم نے اس کا process بھی شروع کر دیا ہوا ہے۔ اس سال ہم جو بھرتی کرنے جا رہے ہیں وہ اگلے ماہ سے شروع ہو جائے گی اور جنوری فروری تک بقیہ 13 ہزار کا component بھی پورا ہو جائے گا جس کے بعد پنجاب کے ہر سکول میں کم از کم چار استاد موجود ہوں گے ان سے کم کہیں بھی نہیں ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم منسٹر صاحب سے خوش ہیں۔ جز (ہ) میں پوچھا گیا تھا کہ محکمانہ پابندی کے بعد تبادلے administrative grounds کا بہانہ بنا کر کئے جاتے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب کے علم میں ہے کہ administrative grounds جو لی جاتی ہیں وہ ٹھیک لی جاتی ہیں یا وہاں پر لوکل مافیا اساتذہ کو تنگ کرتا ہے اور ان کو دور دراز علاقوں میں administrative grounds پر بھیج دیتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس طرح نہیں ہوتا۔ اس وقت پورے پنجاب میں ہماری جو ٹرانسفر پالیسی ہے اس کے اندر نہ میں ٹرانسفر کر سکتا ہوں، نہ وزیر اعلیٰ کر سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی اور کر سکتا ہے لیکن جو میں نے بات کی ہے کہ چوتھا component ہے جس میں wedlock یا hardship کی بنیاد پر یعنی کسی کی طلاق ہو گئی یا بیماری آ گئی یا کسی نے کرپشن کی اور PEEDA کے اندر اس کے خلاف prove ہو گیا تو پھر اس کو ہٹانا پڑتا ہے۔ یہ grounds ہیں جن کے اوپر چند اکا دکا تبادلے کئے جاتے ہیں باقی اس کا ایک سسٹم بنا ہوا ہے جسے follow کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی ہسپتال میں تیمارداری بھی کر کے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔

جناب سپیکر: آپ بڑی اچھی تیمارداری کرتے ہیں۔ آپ کی تیمارداری کرنے کی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس بات کو personal لے لیتے ہیں۔ یہ لوگوں کی فلاح کا کام ہے۔ میں اب جو point out کرنے لگا ہوں کہ سیکرٹری تعلیم یہاں پر بیٹھے ہیں۔ ساہیوال میں دو بیبیوں کی ٹرانسفرز ہوئیں جن میں نہ ان کو طلاق ہوئی۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اب کرا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میری بات سن لی جائے۔ ان بیبیوں کو نہ طلاق ہوئی اور نہ کوئی مسئلہ بنا۔ ان میں سے ایک خاتون جو 87/6R میں محمود شاہ والی سکول میں ہیڈ مسٹریس تھیں۔ ان کا تبادلہ administrative grounds پر کیا گیا۔ یہ ریکارڈ پر ہے۔ وہ خاتون معذور ہیں ان کا 70 کلومیٹر دور تبادلہ کیا گیا۔ وہ ڈپٹی کمشنر کے پاس گئیں انہوں نے اس کی appeal reject کر دی۔ وہ خاتون بعد میں ہائیکورٹ چلی گئیں وہاں سے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کو direction آئی۔

جناب سپیکر! میں سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے میرٹ پر معذور خاتون کو پریشان کر کے 70 کلومیٹر دور بھیجا۔ یہ ریکارڈ پر ہے اس کو چیک کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور خاتون کو 94/9L پرائمری سکول کی ہیں۔ اس کے بارے میں منسٹر صاحب کیا فرماتے ہیں

کہ ان کے لئے کیا administrative grounds کی کیا yardstick ہے۔ وہ دونوں تبادلے ایجوکیشن کے ریکارڈ میں موجود ہیں جو کہ واپس ہوئے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ بھی وہاں رہتے ہیں تو آپ نے کیا کیا ہے مجھے بتائیں۔ آپ وہاں کے نمائندے ہیں تو آپ نے وہاں کیا کیا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا ہے۔ میں نے یہ کیا کہ میں منسٹر صاحب کے علم میں لایا اور سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کے علم میں لایا۔

جناب سپیکر: یہ تو ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس خاتون کو جو معذور تھی، اس بے چاری کو انصاف لینے کے لئے ہائی کورٹ کے دھکے کھانے پڑے اور فیسیں بھرنی پڑیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط یہ کہنا چاہتا ہوں کہ administrative grounds کو کیوں غلط استعمال کیا جا رہا ہے؟ اس کا یہ کیا تدارک کرنا چاہتے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے خود بتایا ہے کہ اگر کہیں پر کوئی lapse تھا، انہوں نے point out کیا تو ہم نے اس پر کارروائی کی۔ میں ایک چیز اور بتا دوں کہ ہمیں پنجاب میں تین یا چار ایسی مثالیں ضرور ملیں جہاں پر زیادہ اتھارٹی استعمال کی گئی اور غیر قانونی طور پر کی گئی۔ ہم ابھی تک تین CEOs کے خلاف اس بنیاد پر کارروائی کر چکے ہیں۔ اس میں zero tolerance کا بڑا clear message ہے کہ ٹرانسفر پالیسی کے خلاف اگر کوئی جائے گا تو اس کے خلاف action ہو گا۔ میں یہ بات تو ہر جگہ جا کر کہتا ہوں کہ ہمارے صوبائی یا قومی اسمبلی کے ممبران کے پاس یہ اختیار نہیں بلکہ ہم نے ایک proper policy بنائی ہے جس کو وزیر اعلیٰ بھی مانتے ہیں اور ہم سب مانتے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انتظامی محکمہ یا ادھر بیٹھے ہوئے لوگ نہ مانیں۔ اس پر ہم من و عن عمل کراتے ہیں جہاں جہاں شکایت ہوتی ہے ہم اس پر فوری action لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پر منسٹر صاحب کوئی direction دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ایسا کرنے میں ان کی اپنی reasoning تھی لیکن ہم نے ان کو کہا کہ آپ ان کو واپس ادھر ہی بھیجیں۔ یہ میرے پاس آئیں بیٹھیں جس طرح پہلے بھی آئے اور بیٹھے تھے۔ اگر اس نے غلط کیا ہو گا تو اس کے خلاف میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ ہم انشاءاللہ action لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9160 محترمہ راحیلہ انور کا ہے، ان کی request آئی ہے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8762 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں ایجوکیٹرز کی بھرتی اور میرٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8762: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں 2015-16 میں محکمہ تعلیم میں ایجوکیٹرز /AEOs کی بھرتیاں کی گئیں یہ کتنی تعداد میں کی گئیں؟

(ب) کن کن سکیلز پر بھرتیاں کی گئیں، ان بھرتیوں کے لئے تعلیم و معیار کیا تھا؟ نیز میرٹ کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں۔

(ج) ان پوسٹوں پر بھرتی ہونے والے ایجوکیٹرز کے مقام تعیناتی کا کیا معیار ہے کیا مردانہ وزنانہ پوسٹنگ کے لئے علیحدہ علیحدہ معیار تعیناتی ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ دوران بھرتی بہت سے خواتین و حضرات جو معیار / پالیسی پر پورا اترتے تھے صرف سفارش نہ ہونے کی بنیاد پر accommodate ہو سکے، بھرتی کے خلاف کتنے لوگ اپیل میں گئے؟ مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ ضلع ساہیوال میں16-2015 کے دوران ایجوکیٹرز /AEOs کی بھرتیاں کی گئیں جن کی کل تعداد872 تھی۔

(ب) بنیادی پے سکیل نمبر14,9 اور16 میں بھرتیاں کی گئیں ان بھرتیوں کے لئے تعلیم، معیار اور میرٹ بالترتیب اسامی(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان امیدواروں کی تعیناتی16-2015 کی بھرتی پالیسی کے مطابق تحصیل میرٹ کی بنیاد پر کی گئی۔ بھرتی پالیسی کی کاپی(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ جو بھی امیدوار معیار / پالیسی پر پورا اُترتے تھے اُنہی کی تقرری میرٹ کے مطابق ہوئی۔ ضلع ساہیوال میں تقرری / بھرتی کے خلاف کوئی اپیل دائر نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا ان پوسٹوں پر بھرتی ہونے والے ایجوکیٹرز کے مقام تعیناتی کا کیا معیار ہے کیا مردانہ وزنانہ پوسٹنگ کے لئے علیحدہ علیحدہ معیار تعیناتی ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ اگر ہماری recruitment policy go through کر لیں تو اس میں ہمارا معیار لکھا ہوا ہے جس میں کوالیفکیشن، گریڈز یعنی میٹرک سے لے کر اوپر تک، NTS test کے نمبرز اور اس کے بعد انٹرویو کے نمبرز ہوتے ہیں اور ان نمبروں میں جو جو جہاں پر آتا ہے اس حساب سے لسٹ بنتی ہے۔ پورے پنجاب میں اس لسٹ کے حساب سے نہ صرف ان کی تقرری ہوتی ہے بلکہ اسی کو follow کیا جاتا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ جتنے بھی اب تک2 لاکھ 20 ہزار سے زیادہ ایجوکیٹرز اور ساڑھے چار ہزار سے زائد AEOs بھرتی کئے ہیں ان کی بھرتی میں کہیں پر

کوئی complaint نہیں ہوئی کیونکہ وہ ایک proper merit list کے ذریعے سے بھرتیاں ہوئی ہیں اور اس کو ہر کسی نے appreciate کیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کہیں اور سے چاہے کوئی complaint ہو یا نہ ہو لیکن یہاں سے ضرور ہو گی۔ جی، ملک صاحب! اب آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بلاوجہ complaint نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ثبوت کے ساتھ complaint کرتے ہیں میں نے کب کچھ کہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی۔ جتنی بھرتیاں ہوئی ہیں اس پر ہم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو appreciate کرتے ہیں کہ انہوں نے بہت مہربانی فرمائی ہے۔ کیا یہ حلقہ پی پی۔222 میں جتنی خالی اسامیاں ہیں ان پر بھی مہربانی فرمادیں گے کیونکہ ان 872 بھرتیوں میں ہمارا تو نام ہی نہیں ہے اور پتا نہیں یہ خواتین وحضرات کدھر کدھر چلے گئے ہیں؟ میرے حلقے میں ابھی بھی سنگل ٹیچر اور دو ٹیچرز کی مثال موجود ہے ہمارے سکولوں میں 230/220 بچوں کو ایک یا دو ٹیچر پڑھا رہے ہیں کیونکہ منسٹر صاحب آج ماشاءاللہ بڑے اچھے موڈ میں ہیں آپ کی وجہ سے کوئی شفقت فرما کر on the floor of the House یہ بیان فرمادیں کہ حلقے میں ٹیچرز کی کوئی کمی نہیں رہے گی بلکہ تمام ٹیچرز پورے کر دیئے جائیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ملک صاحب نے ایوان میں میرا برُا موڈ کب اور کہاں پر دیکھا ہے پہلے تو مجھے ان کی اس بات پر شدید اعتراض ہے تو یہ بس میرا موڈ خراب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ بات صرف اتنی سی ہے میں نے پہلے بھی بتایا کہ ہم نے 80 ہزار ایجوکیٹرز کی بھرتی کرنی تھی جس میں سے 67 ہزار ایجوکیٹرز کی بھرتی ہو چکی ہے اور بقایا 13 ہزار ایجوکیٹرز کی بھرتی کا process start ہو چکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات on the floor of the House بتا رہا ہوں کہ پورے پنجاب میں ان 13 ہزار ایجوکیٹرز کی بھرتی کے بعد کسی بھی سکول میں کم سے کم چار ٹیچرز ہوں گے اور کوالٹی

ایجوکیشن دیں گے تو ہم نے جو وعدہ کیا تھا اللہ کے فضل سے وہ پورا کریں گے۔ اس میں ایک اور اہم بات ہے کہ پنجاب میں اللہ کے فضل سے جو ایجوکیٹرز بھرتی کئے ہیں ان میں ½6 سے زیادہ پی ایچ ڈی اور ایک ہزار سے زائد انجینئرز ہیں۔ مطلب جب سے ہم نے ان کے upgrade scales کئے ہیں اس کی وجہ سے ہمارے پاس ماشاءاللہ انجینئرز، PhDs اور M.Phils یہ بچے اور بچیاں آکر پڑھا رہے ہیں۔ ایک اور چیز میں ایوان کے ساتھ share کروں گا کہ پچھلے دو سالوں میں ان ایجوکیٹرز میں سے 40 کے قریب بچے اور بچیاں سی ایس ایس کا امتحان بھی پاس کر چکے ہیں۔ پنجاب میں جو بہترین talent موجود ہے وہ میرٹ کے بنیاد پر ہمارے سکولوں میں آرہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے اور please short کریں۔ ایسے نہ کریں دوسروں کی بھی باری آنے دیں آپ اکیلے ہی ممبر نہیں بلکہ باقی صاحبان بھی اس ایوان کے ممبر ہیں۔ مہربانی

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ پنجاب کے ایجوکیشن منسٹر ہیں اور میں نے ان سے صرف ایک گزارش کی ہے جو کہ میری جائز بات ہے کہ جتنی بھی SNE کے مطابق اسامیاں خالی ہیں، ان کو fill کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب نے بتا تو دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج بھی ہمارے حلقے میں ایسے سکول موجود ہیں جہاں پر میل ٹیچرز کے ساتھ فی میل ٹیچرز تعینات ہیں۔ منسٹر صاحب کوئی ایسا ایکشن لے لیں کہ جو فی میل ٹیچرز ہیں ان کو علیحدہ کر کے گرلز سکول میں تعینات کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ملک صاحب نے اچھی بات کی ہے ان کو بات کو سن لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب ہم پر SNE کے مطابق مہربانی کریں کیونکہ یہ ماشاءاللہ پنجاب میں تو کام کر ہی رہے ہیں۔ میرے حلقے سے شروع کر کے اس کو مثالی حلقہ بنوا دیں یہ صرف ایک حلقے میں ہی SNE کے مطابق ٹیچرز دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ملک صاحب already اپنے حلقے میں سوئی گیس لے گئے ہیں اور اپنے حلقے میں بڑے بڑے بینرز لگائے ہوئے ہیں تو ان کی ٹیچرز کی کمی کو بھی پورا کر دیا جائے گا۔ ہم نے پورے پنجاب میں 2900 سکولوں کی اپ گریڈیشن کی ہے۔ ہم نے ہر یونین کونسل میں ایک بچیوں کا ہائی سکول کا کیا ہے اس کے مطابق اب نئی SNE پر کام بھی ہو رہا ہے اور عنقریب اب یہ اپ گریڈیشن کے بعد وہاں پر نئی posts create کر رہے ہیں لہٰذا SNE کے اندر بھی ہم ایک بھرپور تعداد ٹیچرز کی ان سکولوں کو دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب جو فی میل ٹیچرز، میل ٹیچرز کے ساتھ پڑھا رہی ہیں ان کے لئے کوئی direction دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے پرائمری کلاس تک ان کو الگ الگ کر دیا ہے اور ہم آہستہ آہستہ باقی بچیوں کو بھی الگ کر دیں گے کیونکہ ہمارا سب سے پہلا مقصد یہ تھا کہ ان سکولوں میں ٹیچرز کی تعداد پوری کریں تاکہ بچوں کو کوالٹی ایجوکیشن ملنا شروع ہو۔ ایک چیز اور ہے کہ ہماری جو recruitment policy ہے اس میں ہم ٹیچرز کو options دیتے ہیں تو جن سکولوں میں یہ فی میل ٹیچرز تعینات ہیں ان کو انہوں نے خود ہی opt کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج بھی یہ مسئلہ موجود ہے ایسی بات نہیں ہے۔ آپ نے پہلے بات درست فرمائی تھی کہ منسٹر صاحب کوئی اس پر ایکشن لے لیں۔ جب گورنمنٹ نے سکولوں کو merge کیا تھا تو آج بھی چودہ چودہ سال کی بچیاں بچوں کے ساتھ پڑھنے پر مجبور ہیں تو ہمارے دیہاتوں میں تو کوئی پوچھتا ہی نہیں لہٰذا اس پر مہربانی کر کے کوئی ایکشن کروا دیں کیونکہ اس چیز کی وہاں پر بہت زیادہ ضرورت ہے۔ وہاں پر بچوں اور بچیوں کی جو بلڈنگز خالی ہوئی تھیں وہ ابھی تک خالی پڑی ہیں اور وہاں پر لوگوں نے گدھے اور بھینسیں باندھ لی ہیں تو یہ مہربانی کریں میل کا میل اور فی میل کا فی میل ٹیچرز کے ساتھ علیحدہ علیحدہ تشخص بحال کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! چلیں، ٹھیک ہے وہ کر دیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ اپنے علاقے میں گدھے identify کریں ہم وہاں سے خالی کروادیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب وہاں پر سکول بھی بحال کروادیں گے یہ بھی کہہ دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اچھے طریقے سے کام کردیں۔ اگلا سوال نمبر 9161 محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8984 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع مظفر گڑھ: پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے پرائیویٹ سکولوں کے الحاق سے متعلقہ تفصیلات

*8984: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے ضلع مظفر گڑھ کے کون کون سے پرائیویٹ سکول الحاق شدہ ہیں یا رجسٹرڈ ہیں ان سکولوں کے نام، شہر، موضع جات بتائیں؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کلاس وار بتائیں؟

(ج) ان سکولوں کو کتنی رقم پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے سال 16-2015 میں فراہم کی یہ رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی؟

(د) سال 16-2015 کے دوران ان سکولوں کے کتنے بچوں نے پانچویں کلاس کا امتحان PEC سے پاس کیا ان کے نام، ولدیت سکول وار بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع مظفر گڑھ میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے پارٹنر سکولوں کے نام، شہر اور موضع جات کی تفصیلات (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ضلع مظفر گڑھ میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے پارٹنر سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی کلاس وار تعداد کی تفصیلات (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ان سکولوں کو سال 2015-16 میں 1,504,825,945 روپے اور سال 2016-17 میں 2,273,717,413 روپے فراہم کی گئی۔ یہ رقم ان سکولوں کو بسلسلہ فیس پرائمری 550 روپے فی طالب علم فی مہینہ، مڈل فیس 600 روپے فی طالب فی مہینہ، سیکنڈری آرٹس فیس 700 روپے فی طالب فی مہینہ اور سیکنڈری فیس 900 روپے فی طالب فی مہینہ فراہم کی گئی۔

(د) سال 2015 کے دوران مظفر گڑھ کے 14,620 بچوں نے پانچویں جماعت کا امتحان Punjab Examination Commission سے پاس کیا اور سال 2016 میں 16,666 بچوں نے پانچویں جماعت کا امتحان PEC سے پاس کیا۔ پانچویں جماعت کے PEC کا امتحان پاس کرنے والے بچوں کی جملہ تفصیلات (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ کئی سکولوں میں 8th, 9th and 10th classes میں بچے نہیں ہیں تو مجھے kindly اس کی وجوہات بتا دیں کہ ان classes میں بچے کیوں نہیں پڑھ رہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں ان کا سوال سن نہیں سکا یہ مہربانی کر کے دوبارہ سوال دہرا دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ کئی سکولوں میں 8th, 9th and 10th classes میں بچوں کی تعداد صفر ہے۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! کیا وہاں پر بچوں کی تعداد صفر ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جی، وہاں پر class 8th, 9th and 10th میں کوئی بھی بچہ نہیں پڑھ رہا تو مجھے kindly اس کی وجوہات بتا دیں کہ ان classes میں بچے کیوں نہیں پڑھ رہے؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! کون سا ایسا سکول ہے آپ اس کو point out کریں یہ تو کوئی بات نہیں ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو جواب میں پوری تفصیل درج ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس کے بارے میں بتاتا ہوں۔ ان کے جواب میں، میں دو چیزیں واضح کرنا چاہتا ہوں۔ PEF ایک ایسا ادارہ ہے جس پر حکومت پنجاب نے کام شروع کیا تو آج اس ماڈل کو نہ صرف دنیا میں recognized کیا جا رہا ہے بلکہ افریقہ، برازیل اور کچھ ممالک میں اس ماڈل کو replicate کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ brick and plaster سے ہٹ کر ایک ماڈل ہے لہٰذا اس پر جیسے کام ہوا ہے تو دنیا ہمارے اس ماڈل کو replicate کر رہی ہے۔ اس کی مثال میں اس طرح دوں گا کہ آپ دیکھیں کہ ہمارے economic کے اندر اس کا باقاعدہ آرٹیکل چھپا ہے اور اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس کی جو case studies ہیں ان کو اب انڈیا، میکسیکو اور نائیجیریا میں replicate کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ الف اعلان اور ورلڈ بنک کی رپورٹ میں بھی اس ماڈل کو appreciate کیا جا رہا ہے۔ یہ جو class 8th, 9th and 10th میں بچوں کی تعداد کی بات ہے تو ہم جب PEF کو نئے سکول دیتے ہیں تو یہ سکول class 5th تک ہوتے ہیں۔ اسی طرح کچھ different models ہیں جس میں کہیں پوری کی پوری class 10th تک classes start ہوتی ہیں، کہیں پر class 5th تک start ہوتی ہیں اور پھر class 5th کے بچے class 6th میں اسی طرح آگے کی طرف چلتے جاتے ہیں۔ یہ کچھ schools جن کا یہ ذکر کر رہے ہیں یہ وہ سکولز ہیں جن کا پرائمری لیول تک آغاز کیا گیا تھا اور اب ان میں next classes بھی شامل ہوتی جا رہی ہیں۔ میں یہاں پر آپ سے صرف دو تین چیزیں share کرنا چاہوں گا۔ ایک بچی مصباح شاہین جس کا تعلق چولستان سے ہے ہمارا ایک سکول بند ہو رہا تھا تو اس نے سڑک پر کھڑے ہو کر وہاں کے ڈی سی کی گاڑی روکی اور اس نے کہا کہ ہمارا سکول بند ہو رہا ہے لہٰذا آپ ہماری تعلیم کے بارے میں کچھ کریں تو انہوں نے ہم سے رابطہ کیا۔ ہم نے ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ساتھ اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ مل کر جو schools assistant بنائے ہیں۔ اب یہ بچی جھگیوں میں رہنے والے بچوں کے ساتھ ان

سکولوں میں پڑھ رہی ہے اور یہ تعلیم کو بہت زیادہ promote کر رہی ہے۔ اسی طرح حاصل پور کے اندر ایک عائشہ نامی بچی اپنے گھر سے پہلی بچی نکلی جب PEF کا سکول وہاں پر پہنچا۔ یہ وہاں سے پڑھی، اس بچی نے IT میں bachelor کیا، specialization کیا اور اب یہ PEF کے IT wing کے اندر کام کر رہی ہے۔ میں بتانا صرف یہ چاہتا ہوں کہ جب یہ پراجیکٹ شروع ہوا تھا تو اُس وقت ان سکولوں کے اندر 12 لاکھ بچے اور بچیاں تھے جبکہ آج یہ تعداد 26 لاکھ تک ہو چکی ہے۔ یہ ایک ایسا پراجیکٹ ہے جس میں وہ علاقے جہاں پر سکول موجود نہیں تھے وہاں پر سکول بھی پہنچے ہیں، تعلیم بھی پہنچی ہے اور quality کا یہ عالم ہے کہ ان کا نتیجہ 80 سے 94 فیصد آ رہا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No point of order and please have your seat.

یہ وقفہ سوالات چل رہا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر کیا تھا کہ جتنے سکول PEF کو دیئے گئے ہیں اُن میں اکثریت ہم قادیانیوں کو دے چکے ہیں۔ میں نے پہلے بھی یہ point out کیا تھا کہ ہمارے نارووال کے اندر 90 سکول جو قادیانیوں کے ہیں اُن کو PEF کو دے دیا گیا ہے اور اس سے بچوں کی تعلیم بہتر نہیں بلکہ آخرت خراب ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات نوٹ ہو گئی ہے۔ منسٹر صاحب! غیاث الدین صاحب نے جو کہا ہے ان کو آپ ذرا چیک کروائیں اور اس طرف خصوصی توجہ دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس کو چیک کرواتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ PEF کا پراجیکٹ ضلع مظفر گڑھ میں کتنے سال پہلے شروع کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ضلع مظفر گڑھ کے اندر PEF کے پراجیکٹ کا کتنے سال پہلے آغاز کیا گیا تھا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ تو ایک continuous process ہے۔ اس کی باقاعدہ ایک پالیسی بنی ہوئی ہے کہ جہاں جہاں پر گورنمنٹ کا یا PEF کا سکول دو کلومیٹر کے radius میں نہیں ہوتا تو اس range سے باہر جو بھی apply کرتا ہے اُس کو دیتے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہاں پر کوئی سکول 2004 میں بنا ہوگا، کوئی سکول 2006 میں، کوئی 2008 میں، کوئی 2010 میں اور کوئی 2012 میں سکول بنا ہوگا لہٰذا یہ ایک continuous process ہے۔ اِس وقت PEF assisted سکولوں کی تعداد 10 ہزار سے اوپر ہو چکی ہے اور اس سال بھی ہم نئے سکول مزید add کر رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے پوچھنے کی وجہ اس میں یہ تھی کہ اس کے اندر کچھ 100 سکولوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ضلع مظفر گڑھ کے اندر PEF کے ذریعے چل رہے ہیں۔ ان چند 100 سکولوں کے اندر کافی سارے سکول تو ایسے بھی ہونے چاہئیں جو 2004 سے اس میں شامل ہوئے ہوتے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ hardly less than 10 percent سکولوں کے اندر آٹھویں، نویں یا دسویں میں بچے پڑھ رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ PEF نے اتنے سالوں کے اندر وہاں پر لوگوں کو رجسٹر نہیں کیا۔ اگر 2004 سے سکولوں کو رجسٹر کرتے آ رہے ہیں تو کیا وجوہات ہیں کہ صرف چند سکولوں کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: جو معیار پر پورا اترے گا اُس کو PEF لیتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس میں کئی سکولوں کا ذکر ہے اسی لئے میں نے پوچھا ہے کہ یہ پراجیکٹ کب شروع کیا گیا تھا کیونکہ ابھی تک پانچویں جماعت کا بچہ 2004 سے اُس سکول میں پڑھ رہا ہے اور آج 13 سال گزر چکے ہیں اس لئے اس میں کافی سارے بچے نویں اور دسویں جماعت میں سے نکل گئے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):جناب سپیکر!اس طرح نہیں ہوتا۔ کئی جگہوں پر ہمارا پرائمری سکول موجود نہیں ہے تو وہاں پر PEF کو پرائمری سکول دے دیا گیا، کئی جگہوں پر ہائی سکول موجود نہیں ہے تو وہاں پر PEF کو ہائی سکول دے دیا گیا حتیٰ کہ ہم نے double shift شروع کی اس کے اندر بھی کچھ جگہوں پر PEF کے ساتھ پارٹنر شپ کی ہے۔ جس طرح معزز ممبر بات کر رہے ہیں اس طرح نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر دو کلو میٹر کے radius میں پرائمری سکول موجود ہو گا تو ایلیمنٹری نہیں ہو گا، ایلیمنٹری سکول موجود ہو گا تو ہائی سکول موجود نہیں ہو گا اور اگر ہائی سکول موجود ہو گا تو ہائر سیکنڈری سکول موجود نہیں ہو گا اس لئے ہم نے آپس میں مل کر یہ کیا تاکہ بچوں کا تعلیمی سال ضائع نہ ہو اور ان دونوں streams سے بچوں کو تعلیم ملتی رہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!کیا اس پورے ضلع کے اندر ان کے پاس صرف پرائمری سکول ہی نہیں تھا کہ پہلی جماعت سے لے کر پانچویں تک کے سارے بچے ہیں جو PEF کو دیئے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):جناب سپیکر!میرے خیال میں ان کو تھوڑی misunderstanding ہو رہی ہے اور بات کو سمجھ نہیں پا رہے۔ ہم نے کل بھی چار ڈویژنوں کے لئے ایک briefing رکھی تھی جس میں ہم نے PEF کا ماڈل، PCTB کا ماڈل اور ہم نے ایجوکیشن کی reforms share کی تھیں اور اب ہم ڈویژنل میٹنگز کرنے لگے ہیں جس میں ہم نے جو reforms کی ہیں وہ ہم اپنے پارلیمنٹرین کے ساتھ share کریں گے بلکہ میں اپنے اپوزیشن کے ساتھیوں کے لئے بھی ایک briefing رکھوں گا جس میں ہم PCTB کا ماڈل۔۔۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب اپوزیشن میں نہیں ہیں بلکہ آزاد ممبر ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):جناب سپیکر!جتنے بھی دوست ہیں ان کے لئے میں ایک briefing رکھوں گا۔فتیانہ صاحب میرے چھوٹے بھائی ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اشفاق احمد کا ہے۔

چودھری اشفاق احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9196 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لیہ: سکول کی اراضی ناجائز قابضین سے واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*9196: **چودھری اشفاق احمد:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول لیہ (Old Name Bhratry Trust) کی کل زمین کتنی تھی اس وقت اس سکول کے پاس کتنی زمین ہے؟

(ب) کتنی زمین / رقبہ پر کن کن افراد نے کب سے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(ج) سکول کی ناجائز قابضین سے اراضی حکومت کب تک واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) بمطابق رپورٹ آمدہ از دفتر ڈپٹی کمشنر لیہ مورخہ 4۔جولائی اور 9۔ستمبر 2017 (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بھراتری ٹرسٹ (ETPB) کی کل ملکیت 3472 ایکڑ قائم ہوئی۔ تاہم جہاں تک سکول کے زیر قبضہ کا تعلق ہے تو اس وقت ایم سی ہائی سکول کے زیر قبضہ رقبہ تعدادی 06-25 کنال موجود ہے۔ بھراتری ٹرسٹ کا بقایا رقبہ مختلف پاکستانی شہریوں کو برائے کاشتکاری اور کرایہ پر دیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ متروکہ وقف املاک کی طرف سے فراہم کردہ لسٹ کے مطابق رقبہ تعدادی 16-127 کنال پر 194 لوگوں نے ناجائز طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔ نام و پتا قابضین بمطابق لسٹ برائے ملاحظہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کیونکہ اراضی مذکورہ آبادی دیہہ میں واقع ہے جس کا قبضہ ناجائز قابضین سے محکمہ ریونیو واگزار کروانے کا اختیار نہ رکھتا ہے لہٰذا محکمہ متروکہ وقف املاک کو ہدایت کی جانی مناسب ہے

کہ وہ مقبوضہ رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کی بابت حسب ضابطہ سول کورٹ میں رجوع کرے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشفاق احمد: جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے لکھا ہے کہ رقبہ کاشتکاری اور کرایہ پر دیا گیا ہے لہٰذا اس کی مجھے تفصیل چاہئے کہ کن کو یہ رقبہ کرایہ پر دیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ذرا سوال دہرا دیں۔

چودھری اشفاق احمد: جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ بھراتری ٹرسٹ کا بقایا رقبہ مختلف پاکستانی شہریوں کو برائے کاشتکاری اور کرایہ پر دیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے اس کی تفصیل چاہئے تھی کہ کن کن لوگوں کو کرایہ پر دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: کیا کوئی تفصیل موجود ہے؟

چودھری اشفاق احمد: جناب سپیکر! اسی طرح جز (ج) کے حوالے سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو رقبہ ناجائز قابضین کے پاس ہے وہ رقبہ کب تک خالی کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ان کا پہلا سوال یہ تھا کہ بھراتری ٹرسٹ کا رقبہ کن شہریوں کو کاشتکاری اور کرایہ پر دیا گیا ہے جس کا جواب یہ ہے کہ یہ فیڈرل ETPB کے under آتا ہے اور انہی کے پاس اس کو rent out یا least out کرنے کی اتھارٹی ہے جبکہ اس کا صوبائی ETPB سے تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح آپ کا جو دوسرا سوال ناجائز قابضین کے حوالے سے ہے since the Punjab Government is not the owner of this land اس لئے فیڈرل گورنمنٹ ہی اس میں intervene کرتے ہوئے illegal occupants سے vacate کروا سکتی ہے۔

چودھری اشفاق احمد: جناب سپیکر! کئی دفعہ انتظامیہ کو لکھا ہے کہ یہ خالی کروائیں کیونکہ اس کو انتظامیہ نے ہی خالی کروانا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! یہ initiative فیڈرل گورنمنٹ نے ہی لینا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ دونوں مجھے address کریں۔ کیا یہ فیڈرل گورنمنٹ کا issue ہے اور یہ Evacuee Trust property ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں نے اس میں جو ریسرچ کی ہے اس حوالے سے میں مزید explain کر دیتی ہوں کہ 18th Amendment کے بعد جو Evacuee Trust Property Board تھا اس کو چاروں صوبوں میں ٹرانسفر کر دیا گیا تھا لیکن اُس وقت کی فیڈرل گورنمنٹ devolve نہیں کرنا چاہ رہی تھی جو کہ 18th Amendment کی spirit کے بھی against ہے۔ اس کے against ہماری پنجاب گورنمنٹ نے 2012 میں سپریم کورٹ آف پاکستان میں petition file کی جو still on going ہے لہٰذا in this matter is still sub-judice the Supreme Court.

چودھری اشفاق احمد: جناب سپیکر! یہ رقبہ پھر کون خالی کروائے گا؟

جناب سپیکر: جی، یہ Evacuee Trust Property Board کروائے گا۔

چودھری اشفاق احمد: جناب سپیکر! آپ محکمے کو direction pass کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں نہیں کر سکتا کیونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے۔ آپ مہربانی کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ محکمہ متروکہ وقف املاک کی طرف سے فراہم کردہ لسٹ کے مطابق 127 کنال 16 مرلے پر 194 لوگوں نے ناجائز طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔ میں آپ کے توسط سے اپنی بہن سے یہ سوال پوچھنا چاہوں گا کہ یہ ایک ہندو پراپرٹی

تھی اسے سکول بننے سے پہلے ایک بھراتری ٹرسٹ کا نام دیا گیا تھا جس کا 3400 کچھ ایکڑ رقبہ اس سکول کو دیا گیا تھا۔ میں نے بھی 2013 میں سوال کیا تھا۔ اب اس میں جواب غلط آیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ سوال کریں تو وہ جواب دیں گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چودھری اشفاق نے valid point اٹھایا کہ پاکستان کو بنے ہوئے 70 برس ہو چکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سوال ان سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور سے متعلقہ ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں یا محکمہ اس کی مثال دے کیونکہ انہوں نے لکھا ہے کہ عدالت سے رجوع کریں۔ اگر میں اسی on the floor of the House ثابت کر دوں کہ under litigation رقبہ جو سیکرٹری کالونیز دیکھے بغیر الاٹ کر سکتے ہیں تو یہ اتنا بڑا رقبہ 3400 سے زائد ایکڑ پر اگر سول کورٹ کا stay ہے تو میری بہن مجھے دکھا دیں اور کیا یہ stay ختم کروائیں گے یا کب تک ان سے رقبہ خالی کروائیں گے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! متعلقہ افراد اس کی کارروائی کر سکتے ہیں یہ نہیں کر سکتے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع لاہور: اشٹام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2433: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے اشٹام فروش ہیں، کیا ان میں کسی قسم کی درجہ بندی بھی موجود ہے، ایک اشٹام فروش سالانہ کتنے اشٹام فروخت کر سکتا ہے؟

(ب) اشٹام فروش کا لائسنس جاری کرنے پر لاہور کی انتظامیہ نے جو پابندی عائد کر رکھی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں۔ اگر پابندی نہیں ہے تو لائسنس کیوں جاری نہیں کئے جا رہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سال میں ضلع لاہور میں کتنے نئے افراد کو اشٹام فروش کے لائسنس جاری کئے گئے تھے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں 1455 اشٹام فروش کام کر رہے ہیں اور ان میں کسی قسم کی درجہ بندی نہ ہے ایک اشٹام فروش ایک ہزار روپے تک کی مالیت کے اشٹام پیپرز اپنی ضرورت کے مطابق دفتر خزانہ سے حاصل کر کے فروخت کر سکتا ہے۔

(ب) عدالت عالیہ میں ایک رٹ نمبر 14539/94 روبرو جناب جسٹس خلیل الرحمان رمدے عدالت عالیہ لاہور پیش ہوئی تھی جس کی بناء پر سابقہ ڈپٹی کمشنر / کلکٹر لاہور نے اپنے حکم مورخہ 16-08-1995 کے تحت نئے لائسنس کے اجراء پر پابندی عائد کی تھی یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لائسنس اشٹام فروش کی میعاد ایک سال ہے اور لائسنس تجدید نہ کروانے کی

صورت میں منسوخ ہو جاتا ہے جاری شدہ لائسنس کی بحالی / ٹرانسفر کے اختیارات ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے پاس ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں گزشتہ پانچ سال میں کوئی نیا لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کا شاملات کی زمین پر قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*7202: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین بغیر کوئی قیمت ادا کئے اپنی سکیم میں شامل کی ہے؟

(ب) کیا بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین کی قیمت ادا کی ہے؟

(ج) کیا محکمہ جنگلات اور بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کے درمیان کوئی مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے اگر ہے تو ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر راولپنڈی کی طرف سے آمدہ جواب کے مطابق یہ غلط ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین بغیر کوئی قیمت ادا کئے اپنی سکیم میں شامل کی ہے۔ بلکہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے بذریعہ انتقالات شاملات خرید کی ہے۔ شاملات کی زمین مالکان دیہہ کی ملکیت ہوتی ہے جس کو مالکان دستور العمل کاغذات زمین کے پیرا 7.19 کے تحت بیع کر سکتے ہیں۔

(ب) بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات رقبہ کے مالکان سے جو رقبہ حصہ شاملات خرید کیا ہے اس میں بائعہ کو رقم کی ادائیگی کی گئی ہے۔

(ج) بحریہ ٹاؤن اور محکمہ جنگلات کے درمیان ایک از خود نوٹس کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر سماعت ہے جنگلات کی زمین کی الاٹمنٹ کا ایک کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے جبکہ سول کورٹس میں بھی کیس زیر سماعت ہے۔

محکمہ تعلیم میں بی ایس سی، ایم ایس سی ایم فل تعلیمی قابلیت

کے حامل ٹیچرز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*5692: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سال2014 کے دوران محکمہ تعلیم میں کل کتنے بی ایس سی(آنرز)ایم ایس سی اور ایم فل سائنس ٹیچرز بھرتی کئے گئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

سال2014 کے دوران محکمہ تعلیم میں صوبہ پنجاب میں بی ایس سی(آنرز)ایم ایس سی اور ایم فل سائنس ٹیچرز 5167 بھرتی ہوئے ہیں۔

پی ایل اے اکاؤنٹ اور ایڈووکیٹ کو رقم کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*7352: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے نام سے ایک پی ایل اے اکاؤنٹ ہے اسے صوبائی بجٹ میں کس قانون کے تحت نہیں دکھایا جاتا؟

(ب) بیرسٹر محمود اے شیخ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کو 2008 سے اب تک کتنی رقم کس کس تاریخ کو کس کام کے لئے دی جاتی رہی اور اب تک ان کو کل کتنی رقم کی ادائیگی کی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے بورڈ آف ریوینو میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے نام کے سے ایک پی ایل اے اکاؤنٹ ہے جہاں تک اس اکاؤنٹ کو صوبائی بجٹ میں نہ دکھائے جانے کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ مندرجہ بالا اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم مہاجرین سے انکو منتقل کردہ جائیداد کے عوض وصول کی گئی ہے اور قانوناً یہ رقم صرف متروکہ جائیداد کے تحفظ، قانونی دفاع اور انتظامات وانصرام ومہاجرین کو ان کے بقایا کلیم کے عوض معاوضہ دینے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے اور اسے دیگر مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جاسکتا ہے۔

(ب) بیرسٹر محمود اے شیخ، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کو 2008 سے لے کر اب تک کی گئی رقم کی ادائیگی کی تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

مزید برآں، یہ رقوم 85 کیسز میں بطور فیس ودفاع متروکہ جائیداد اور جعلسازی وفراڈ سے ماضی میں ہڑپ کی گئی متروکہ جائیداد کے عدالتوں کے ذریعے واپس حاصل کرنے کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہیں جس کے نتیجہ میں اب تک 30۔ارب 50 کروڑ روپے کی متروکہ جائیدادوں کے صوبائی حکومت (سابقہ متروکہ) کے حق میں اعلیٰ عدالتوں سے فیصلے کروائے گئے ہیں۔

مزید برآں یہ تمام ادائیگیاں وزارت خزانہ کے علم میں ہیں کیونکہ ضلعی خزانہ افسر یہ رقوم جاری کرتا ہے۔

لاہور: تعلیمی اداروں پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*5736: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران محکمہ تعلیم کے مانیٹرنگ سیل نے ضلع لاہور میں کل کتنے سکولوں کو ناجائز قابضین سے واگزار کروایا؟

(ب) سال 2014 کے دوران محکمہ تعلیم کی متذکرہ ٹیم نے سرکاری سکولوں پر قابضین کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی، کتنے لوگوں کو گرفتار، جرمانہ اور سزائیں دی گئیں، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال 2014 کے دوران مانیٹرنگ سیل ضلع لاہور نے 9 سکولوں کا قبضہ واگزار کروایا۔ ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تعلیم نے قانون کے مطابق ناجائز قابضین کے خلاف فوری طور پر عدالت سے رجوع کیا اور عدالت میں کیسز زیر سماعت ہیں۔ جن کی آئندہ تاریخ پیشی درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول کا نام	آئندہ تاریخ پیشی
1۔	گورنمنٹ ہائی سکول، نیو کرول لاہور	20.04.2017
2۔	گورنمنٹ چراغ گرلز ہائی سکول، باغبانپورہ لاہور	24-06-2017

3۔	گورنمنٹ ہائی سکول، باگڑیاں لاہور	17-04-2017
4۔	گورنمنٹ ہائی سکول، منہالہ کلاں لاہور	20-04-2017 09-05-2017
5۔	گورنمنٹ ہائی سکول، ٹاؤن شپ لاہور	فیصلہ کی کاپیAnnex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
6۔	گورنمنٹ دارلفرقان ہائی سکول بیگم پورہ لاہور	گزشتہ تاریخ پیشی2016-07-29 تھی جو فریق مخالف کی غیر حاضری کی بنا پر کیس فائل کر دیا گیا ہے ۔ کاپیAnnex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
7۔	گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول، سنگھ پورہ لاہور	15-04-2017
8۔	گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول ملتان روڈ لاہور	17-04-2017
9۔	گورنمنٹ فاطمہ گرلز ہائی سکول فین روڈ لاہور	فیصلہ کی کاپیAnnex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں پٹواریوں کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*7892: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں پٹواریوں کی بھرتی پر پابندی عائد ہے یہ پابندی کب عائد ہے تاریخ وسائل بتایا جائے؟

(ب) اس وقت صوبہ میں پٹواریوں کی خالی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بھرتی پر عائد پابندی اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں2006 میں پٹواریوں کی بھرتی کی گئی تھی اس کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب کے وقتاً فوقتاً گریڈ6 سے15 تک کی اسامیوں پر پابندی لگانے کی وجہ سے ابھی تک پٹواریوں کی کوئی مزید بھرتی نہ کی گئی ہے گورنمنٹ کی طرف سے عائد کردہ پابندی ابھی تک جاری ہے۔

اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ 2006 میں کی جانے والی بھرتی بھی وزیراعلیٰ کی منظوری سے پابندی کی شرط تخفیف کر کے کی گئی تھی۔

(ب) اس وقت صوبہ پنجاب میں پٹواریوں کی کل خالی اسامیوں کی تعداد2375 ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ کی طرف سے گریڈ6 تا15 تک کی اسامیوں کی بھرتی پر ابھی تک پابندی عائد ہے۔ مزید برآں صوبہ میں زمینوں کا ریکارڈ کمپوٹرائز کرنے کا عمل جاری ہے اور کمپیوٹر سنٹر کے لئے علیحدہ عملہ بھرتی کیا گیا ہے اس لئے جیسے ہی تمام ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو جائے گا تو پٹواریوں کی بھرتی کے بارے میں حکومت کوئی لائحہ عمل ترتیب دے گی۔

صوبہ میں ذریعہ تعلیم اردو کو بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8230: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بچہ اپنی مادری زبان میں ہی بہتر طریقہ سے تعلیم حاصل کر سکتا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب کب تک ذریعہ تعلیم اردو کو بنانے کا جو کہ آئین پاکستان کا تقاضا اور سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی ہے ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے

(ب) اُردو زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کا اختیار وفاقی حکومت کے پاس ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے پر وفاقی حکومت کی سطح پر عملدرآمد کے حوالے سے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس ضمن میں وفاقی حکومت کی ہدایات کی روشنی میں حکومت پنجاب ضروری اقدامات کرے گی۔

لاہور میں تعینات پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

*8545: جناب محمد شعیب صدیقی: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، بھرتی کی تاریخ اور موجودہ جگہ پر کتنے عرصہ سے تعینات ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) ضلع لاہور کے کتنے پٹواری ایسے ہیں جو تین سال یا اس سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) پٹواریوں کی ٹرانسفر پالیسی کیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت محکمہ مال کی کل تعداد پٹواریاں منظور شدہ 172 ہے جن میں سے کل 137 پٹواری اس وقت کام کر رہے ہیں جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں اس وقت تین سال سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر 42 پٹواری تعینات ہیں جس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کے مروجہ طریق کار کے مطابق عوامی مفاد کے پیش نظر اور میرٹ کے مطابق گاہے بگاہے ٹرانسفر کی جاتی ہے۔ پٹواری کے خلاف شکایت کی روشنی میں فوری کارروائی کر کے معطل یا تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ مال کے پٹواری، قانونگو و دیگر سے متعلقہ تفصیلات

*8615: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں کتنے پٹواری، قانونگو، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کام کر رہے ہیں؟

(ب) کن کن پٹواریوں، قانونگو، نائب تحصیل دار کے پاس ایک سے زائد علاقہ جات / پوسٹوں کا چارج کب سے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) یکم جنوری 2014 تا 2016 کن کن ملازمین کے خلاف محکمہ ہذا کو شکایات وصول ہوئی ہیں اگر ان ملازمین کے خلاف شکایات کی بناء پر کوئی انکوائریاں کروائی گئی ہیں تو اور ان ملازمین کو کیا سزائیں دی گئی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کتنے ملازمین کو ان شکایات کی بناء پر معطل یا ملازمت سے برخاست کیا گیا تفصیلات فراہم کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں پٹواریاں، گرداور، ریونیو آفیسر کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن پٹواریوں کے پاس اپنے پٹوار سرکل کے علاوہ اضافی چارج ہیں ان کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یکم جنوری 2014 سے 2016 تک کسی ملازم کے خلاف کوئی ایسی درخواست موصول نہ ہوئی ہے جو کہ قابل انکوائری / سزا ہو جبکہ معمولی نوعیت کی شکایات سائلین کی جانب سے کی جاتیں ہیں جس پر عمل درآمد کروا کر سائلین کی دادرسی کر دی جاتی ہے۔

(د) جیسا کہ سوال (ج) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی ایسی شکایات موصول نہ ہوئی ہے جو کہ قابل انکوائری / سزا ہو لہذا کسی بھی ملازم کو معطل یا ملازمت سے برخاست نہ کیا گیا ہے۔

لاہور: گرلز و بوائز ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8985: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ضلع کی حدود میں کتنے گرلز و بوائز ہائی سکول کہاں کہاں کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں کو مالی سال 2015-16 اور 2016-17 کے دوران کتنی رقم NSB کے تحت فراہم کی گئی ہے تفصیل سکول وار بتائیں؟

(ج) اس رقم سے ان سکولوں میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں179 گرلز اور154 بوائز سکول واقع ہیں۔ جن کے پورے نام معہ مکمل پتاجات(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں کو مالی سال16-2015اور17-2016 کے دوران NSB کی مد میں جو رقم ملی اور جو سہولیات فراہم کی گئیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے

Schools	No. of Schools	2015-16	2016-17
Girls Schools	179	59,380.61 Millions	Rs 40,500,000
Boys Schools	154	39,578.01 Millions	33,500,000 Millions
Total	333	98,958.62 Millions	74,000,000 Millions

سکول وار تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ رقم سے ان ادارہ جات میں عمارت کی مرمت و تزئین، سفیدی، فرنیچر، میٹری اور کمپیوٹر وغیرہ کا کام کروایا گیا ہے۔

صوبہ بھر میں پرائمری اور ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9227: **محترمہ شُنیلا رُوت**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں طالبات کے پرائمری وہائی سکولوں کی تعداد اوران میں زیر تعلیم کتنی طالبات ہیں؟

(ب) کتنے سکول بنیادی سہولیات اور چاردیواری سے محروم ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) صوبہ بھر میں طالبات کے پرائمری16029 سکول اور ہائی3344 سکول موجود ہیں اور ان میں 5250272 بچیاں زیر تعلیم ہیں۔

(ب) صوبہ بھر میں چار دیواری اور دوسری سہولیات بجلی، لیٹرین سے محروم سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول کا درجہ	چار دیواری کے بغیر سکولوں کی تعداد	برقی تنصیب کے بغیر سکولوں کی تعداد	بیت الخلا کے بغیر سکولوں کی تعداد
پرائمری سطح	313	1249	282

مڈل سطح	17	91	0
ہائی سطح	08	05	0
کل میزان	338	1345	282

صوبہ میں سرکاری سکولوں کو دانش سکول اتھارٹی کے ماتحت کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9228: **محترمہ شُنیلارُوت:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں منتخب سرکاری سکولوں کو دانش سکول اتھارٹی کے ماتحت کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو کتنے سرکاری سکول دانش سکول اتھارٹی کے ماتحت کئے گئے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

درست ہے محکمہ سکول ایجوکیشن کے نوٹیفکیشن نمبری ایس او (بجٹ)V-I/2011/26-1 بتاریخ 7۔جون 2012 کے تحت مندرجہ ذیل سکولوں کو "پنجاب دانش سکولز اینڈ سینٹرز آف ایکسیلنس" کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ یہ سکولز اب "سنٹرز آف ایکسیلنس" کہلاتے ہیں اور دانش اتھارٹی کے تحت بہترین نتائج دے رہے ہیں۔

1. گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، ڈی جی خان
2. گورنمنٹ گرلز سنٹرل ماڈل ہائی سکول، ڈی جی خان
3. گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول، مظفر گڑھ
4. گورنمنٹ گرلز نارمل ہائی سکول، مظفر گڑھ
5. گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، جڑانوالہ
6. گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول نمبر 1، حافظ آباد
7. گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول بوائز، سیالکوٹ
8. گورنمنٹ گرلز لیڈی اینڈرسن ہایئر سیکنڈری سکول، سیالکوٹ
9. گورنمنٹ ہائی سکول بوائز، راجن پور
10. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول گرلز، راجن پور

مذکورہ بالا سکولوں کے نتائج کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع لاہور میں پٹوار حلقوں سے متعلقہ تفصیلات

662: باؤ اختر علی: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں پٹوار حلقوں کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) ان حلقوں میں پٹواریوں کی منظور شدہ کتنی اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا کسی پٹواری کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات کا اضافی چارج ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا کسی پٹواری کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری ہو رہی ہے اگر ہاں تو کس کس جرم میں اور کب سے، تفصیلاً بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ضلع لاہور میں پٹوار حلقوں کی کل تعداد 251 ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں ان حلقوں میں پٹواریوں کی منظور شدہ اسامیاں 251 ہیں اور اس وقت 10 اسامیاں خالی ہیں اور یہ خالی اسامیاں دفتری پٹواری، پٹواری محرر ریکارڈ اور نائب دفتر قانونگو وغیرہ کی ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں اس وقت کسی بھی پٹواری کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات کا اضافی چارج نہ ہے۔

(د) ضلع لاہور میں آٹھ پٹواریوں کے خلاف محکمانہ انکوائری چل رہی ہے ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میانوالی محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1322: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی میں محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنے موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے اور کتنے کا بقایا ہے اور یہ کام کب تک ہو جائے گا تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی میں محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔

(ب) ضلع میانوالی کے دستیاب تمام 251 مواضعات کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری مکمل کی جا چکی ہے جبکہ 227 مواضعات کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے جہاں سے مالکان اراضی کمپیوٹرائزڈ فرد اور انتقالات کی خدمات حاصل کر رہے ہیں۔ ضلع میانوالی کی تینوں تحصیلوں میں اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اور بقایا 29 مواضعات کا ریکارڈ ڈیٹا بیس میں لوڈ کیا جا رہا ہے۔ ضلع کے پانچ مواضعات اشتمال میں ہیں جن کا ریکارڈ دستیابی کے بعد کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔

گجرات: بندوبست اراضی کے کام سے متعلقہ تفصیلات

1326: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گجرات میں کام بندوبست سال 06-2005 میں شروع ہوا تھا اور یہ کام 30۔جون 2014 کو مکمل ہونا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 30۔جون 2014 کو گزرے ہوئے تقریباً دو سال ہونے کے قریب ہے مگر اس ضلع میں بندوبست اراضیات کا کام مکمل نہ ہوا ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں، یہ کام کب تک مکمل ہو گا؟

(ج) اس وقت بندوبست اراضیات گجرات میں کل کتنے ملازم تعینات ہیں اور ان کو یہاں پر تعینات کرنے کا جواز کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں کام بندوبست سال06-2005 میں شروع ہوا تھا۔ ابتدائی طور پر کام بندوبست13۔ دسمبر2014 تک مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔DCO کی آمدہ رپورٹ مورخہ 07.03.2015 کے مطابق ضلع گجرات میں بندوبست کا کام سو فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی جانب سے ہدایات جاری ہوئیں کہ ترجیح بنیادوں پر ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا جائے۔ عملہ فیلڈ سٹاف ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے میں مصروف ہو گیا جس کی وجہ سے کام بندوبست متاثر ہوا۔ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کے ساتھ ساتھ متفرق ڈیوٹی ہائے کی وجہ سے بھی کام بندوبست متاثر ہوا۔ اب کام بندوبست مکمل ہو گیا ہے لیکن دوران بندوبست عملہ فیلڈ پٹواریان سے ریکارڈ مرتب کرنے میں جو معمولی غلطیاں ہوئی ہیں ان کے خلاف اپیل ہائے زیر سماعت ہیں جن کو حسب ضابطہ عدالت مہتمم بندوبست سے نمٹایا جارہا ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں کام بندوبست کے لئے116 ملازمین بھرتی کئے گئے تھے اور باقی عملہ فیلڈ ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے لیا گیا ہے جو کہ اپیل ہائے کو نمٹانے اور ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے میں مصروف عمل ہے۔ بندوبست کے دوران جو معمولی غلطیاں ہوئیں تھیں ان کی درستگی کے لئے اور مالکان زمین کی طرف سے جو مقدمات عدالتوں میں دائر کئے گئے ہیں ان کے لئے 116 ملازمین اب بھی کام سرانجام دے رہے ہیں۔

مزید یہ کہ عملہ بندوبست کو محکمہ مال میں ٹرانسفر / تعیناتی کرنے کے سلسلے میں بورڈ آف ریونیو پنجاب میں کیس زیر غور ہے۔

ضلع پاکپتن: لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1433: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا ضلع پاکپتن کے تمام چکوک کا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اگر نہیں تو باقی رہ جانے والے چکوک کا لینڈ ریکارڈ کب تک کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ضلع پاکپتن میں محکمہ مال کا ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔اب تک ضلع پاکپتن کے کل 574 مواضعات میں سے 534 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔اس طرح یہ ضلع substantially 93 percent مکمل ہو چکا ہے۔

ضلع پاکپتن کے 40 بقایا مواضعات کا ریکارڈ اب تک کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا گیا جس کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ مواضعات زیر اشتمال ہیں۔

2۔ پٹواری اور تحصیل کے ریکارڈ میں تفاوت

3۔ تحصیل کے تخمینہ شدہ مالکان اور اصل مالکان میں اضافہ۔

4۔ مواضعات کی فیلڈ ویریفیکیشن مکمل نہ ہے۔

5۔ اصل رقبے سے زائد کی منتقلی

6۔ پیچیدہ درستی کا عمل

7۔ گمشدہ انتقالات

8۔ اربن نیچر مواضعات

حکومت پنجاب بقیہ 40 مواضعات کو 31۔دسمبر 2016 تک کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

فیصل آباد میں رجسٹری فیس سے آمدن سے متعلقہ تفصیلات

1579: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2013 سے آج تک ڈی ای او ریونیو فیصل آباد نے کل کتنی رجسٹریاں کی ہیں اور ان سے حاصل ہونے والی کتنی رقم خزانے میں جمع کروائی گئی؟

(ب) کیا ان رجسٹریوں کی فیس روزانہ، ہفتہ وار یا ماہانہ کی بنیاد پر حکومت کے خزانے میں جمع کروائی جاتی ہے یا کوئی اور طریق کار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد سے حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق فیصل آباد میں رجسٹریوں سے آمدن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام رجسٹرڈ دستاویزات کی فیس روزانہ خزانہ سرکار میں جمع ہوتی ہے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈسکہ کلاں اور آدم کے چیمہ میں ہائر سیکنڈری کلاسز شروع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1666: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈسکہ کلاں اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول آدم کے چیمہ میں طالبات کی تعداد کتنی ہے۔ کیا حکومت ان سکولوں میں ہائر سیکنڈری کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):
گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈسکہ کلاں میں طالبات کی تعداد 1072 اور کُل رقبہ پانچ کنال بارہ مرلے ہے جبکہ اس کو ہائر سیکنڈری کی سطح پر اپ گریڈ کرنے کے لئے قانون کے مطابق 16 کنال زمین درکار ہے جو کہ مہیا نہ ہے لہٰذا مذکورہ سکول کو ہائر سیکنڈری کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔
آدم کے چیمہ میں گرلز ہائی سکول نہ ہے جبکہ یہاں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول موجود ہے جس کی جماعت وار تعداد درج ذیل ہے:

1	2	3	4	5	6	7	8	Total
102	46	37	53	53	50	43	45	429

گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول آدم کے چیمہ کی اپ گریڈیشن بطور ہائی سطح منظوری 15.12.2009 کو مبلغ 5.500 ملین روپے میں ہوئی جس میں سے مبلغ 0.710 ملین روپے خرچ ہوئے، سکیم ہذا کا کام ڈی پی سی لیول تک مکمل ہو گیا بعد میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔ فنڈز کے حصول کے لئے ضلعی حکومت

سیالکوٹ) سابقانے لیٹر نمبر DOP/SKT/1060 مورخہ 10.03.2014 کے تحت سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب لاہور کو تحریر کیا۔ تاہم فنڈز ابھی تک مہیا نہ ہو سکے ہیں جس کی وجہ سے کام مکمل نہ ہوا ہے۔ فنڈز ملنے کی صورت میں مذکورہ سکول کا تعمیراتی کام مکمل ہونے کے بعد اسے اپ گریڈ کر دیا جائیگا۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں اشٹام فروش سے متعلقہ تفصیلات

1697: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں کل کتنے اشٹام فروش ہیں ایک اشٹام فروش سالانہ کتنے اشٹام فروخت کر سکتا ہے؟

(ب) اشٹام فروش کا لائسنس جاری کرنے کا معیار کیا ہے کتنے ایسے اشٹام فروش ہیں جو لائسنس کے بغیر اشٹام فروخت کر رہے ہیں اگر اس بارے میں کوئی انکوائری کی گئی ہے تو کب اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور کی رپورٹ کے مطابق لاہور میں اس وقت عزیز بھٹی ٹاؤن میں 247 اشٹام فروش کام کر رہے ہیں ایک اشٹام فروش 1000 روپے مالیت تک کے اشٹام پیپرز اپنی ضرورت کے مطابق دفتر خزانہ سے حاصل کر کے فروخت کر سکتا ہے۔

(ب) پنجاب اسٹیمپ رولز 1934 کے رول 26 سی کے تحت ضلعی کلکٹر یا دیگر اختیار کنندہ آفیسر کسی بھی شخص کو اپنے دائرہ اختیار / حدود میں لائسنس اشٹام فروشی جاری کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ اچھے چال چلن کا مالک ہو تعلیمی لحاظ سے قابل اور خوش خط ہو۔

کوئی بھی شخص بغیر لائسنس اشٹام فروخت نہ کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی خزانہ اس کو اشٹام جاری کرتا ہے۔ مزید یہ کہ اکثر و بیشتر مختلف اوقات میں اشٹام فروشوں کی جانچ پڑتال کی جاتی

رہتی ہے۔ایسی ہی ایک جانچ پڑتال سال2013 میں کی گئی جس کے تحت ضلع لاہور کے پندرہ افسران کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ اشٹام فروشوں کی پڑتال کرکے رپورٹ پیش کریں۔

جس پر مذکورہ افسران بالا نے اشٹام فروشوں کی پڑتال کرکے اپنی اپنی رپورٹ پیش کیں۔

جن کی بناء پر بے ضابطیوں میں ملوث اشٹام فروشوں کے لائسنس کینسل کر دیئے گئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. 124لائسنس بروئے لیٹر نمبر343 مورخہ 23-01-2014
2. 8لائسنس بروئے لیٹر نمبر641 مورخہ 07-02-2014
3. 27لائسنس بروئے لیٹر نمبر3682 مورخہ 07-02-2014
4. 47لائسنس بروئے لیٹر نمبر388 مورخہ 23-01-2015
5. 6لائسنس بروئے لیٹر نمبر3118 مورخہ 10-06-2015
6. 24لائسنس بروئے لیٹر نمبر3119 مورخہ 10-06-2015
7. 20لائسنس بروئے لیٹر نمبر6415 مورخہ 03-09-2015
8. 54لائسنس بروئے لیٹر نمبر228 مورخہ 09-01-2016

لاہور: لکھوڈیر میں اراضی سے متعلقہ تفصیلات

1722: جناب محمد شعیب صدیقی: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع لکھوڈیر ضلع لاہور میں جمع بندی 81-1980 میں کئی مالکان اراضی کی ملکیت موجود تھی لیکن جمع بندی 15-2014 میں تبدیلی آئی یا کی گئی جس کی وجہ سے بغیر کسی فروخت کے اصل مالکان کی اراضی کم یا ختم ہو گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع لکھوڈیر ضلع لاہور میں 2010 تا 2016 بیشتر رقبہ جات کے انتقالات حقیقی وارثان کے نام منتقل کئے گئے لیکن متعلقہ پٹواری اور اہلکاران نے دانستہ طور پر ریکارڈ میں ردوبدل کی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں جن رقبہ جات کا اندراج ہوا اور پاس نہ ہوئے، پاس نہ ہونے کی وجہ بیان فرمائی جائے۔ نیز رقبہ کی تعداد اور مالکان کے نام سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) اگر درج بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا محکمہ نے متعلقہ پٹواری اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی ہے اگر کی ہے تو کیا اگر نہیں کی تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سیٹلمنٹ آفیسر / کلکٹر لاہور کی طرف سے آمدہ جواب کے مطابق مثل حقیت اشتمال 81-1980 موضع شالامار ضلع لاہور کل 664 کھاتہ جات پر مشتمل ہے جس میں مختلف مالکان اراضی موجود تھے بروئے مثلحقیت اشتمال 81-1980 مذکورہ سے مختلف مالکان کی طرف سے از انتقال نمبر 3692 تا 21730 کا اندراج / عملدرآمد کرتے ہوئے مالکان اراضی کی ملکیت میں مطابق قانون بوجہ خرید وفروخت وزائد استحاق منتقلی رقبہ کی بناء پر کمی پیشی ہوئی جن میں انتقالات مذکورہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام مذکورہ انتقالات کا نیک نیتی سے مثل حقیت بندوبست سال 15-2014 میں عملدرآمد کیا گیا اس طرح یہ غلط ہے کہ مالکان اراضی کی ملکیت میں بلاوجہ کمی بیشی ہوئی۔

(ب) موضع لکھوڈیر میں سال 2010 تا 2016 کے عرصہ میں کل 404 انتقالات متوفی مالکان کے حقیقی وارثان کے نام رائج الوقت قانون کے مطابق منتقل ہوئے یہ غلط ہے کہ متعلقہ پٹواری اوراہلکاران نے دانستہ طور پر ریکارڈ میں ردوبدل کی تاہم سہواً کسی غلطی کا سرزد ہونا ممکن ہے اس ضمن میں جناب ایم پی اے کی جانب سے ایسا کوئی ثبوت فراہم ہونے پر ضابطہ انکوائری کرائی جاکر قصورواران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

(ج) اس بارے میں عرض ہے کہ موضع لکھوڈیر میں 2010 تا 2016 کے عرصہ میں کل 34 انتقالات وراثت بوجہ عدم حاضری وراثان خارج کئے گئے۔

(د) کیونکہ مندرجہ بالا سوالات کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں اس لئے اس ضمن میں تاحال کسی اہلکار کے خلاف کارروائی شروع نہ کی گئی ہے۔

ضلع راولپنڈی حلقہ پی پی۔9 میں سرکاری سکولوں کی بلڈنگ اور کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

1785: جناب آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔9 راولپنڈی میں سرکاری سکولوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کتنے سکولوں کی اپنی بلڈنگ نہیں اور جو سکول کرایہ کی بلڈنگ میں ہیں ان کی جگہ کتنے مرلہ ہے اور ان کا کیا رینٹ دیا جاتا ہے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔9راولپنڈی میں سرکاری سکولوں کی کُل تعداد 22 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز ہائی سکولز	9
بوائز ایلیمنٹری سکولز	8
گرلز ایلیمنٹری سکولز	02
گرلز پرائمری سکولز	03
کل	22

(ب) حلقہ پی پی۔9راولپنڈی میں کل دس سکولز ایسے ہیں جن کی اپنی بلڈنگ نہ ہے اور کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہے ہیں۔ ان سکولوں کی جگہ اور کرایہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈھیری حسن آباد راولپنڈی کی اپنی بلڈنگ نہیں اور کرایہ کی بلڈنگ میں ہے۔ اس کی جگہ بائیس مرلہ ہے اور اس کا ماہانہ کرایہ -/44200 روپے ضلعی حکومت ادا کرتی ہے۔

2) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول لیاقت ماڈل راولپنڈی۔ اس کی جگہ چار مرلہ ہے۔ -/6000روپے ماہانہ کرایہ سکول کونسل ادا کرتی ہے۔

3) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول تلسہ راولپنڈی۔ اس کی جگہ پانچ مرلہ ہے۔ کرایہ -/10,000 روپے ماہانہ ضلعی حکومت ادا کر رہی ہے۔

4) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بکرا منڈی راولپنڈی۔ اس کی جگہ چار مرلہ ہے۔ -/10,000 روپے ماہانہ کرایہ سکول کونسل ادا کرتی ہے۔

5) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول ڈھوک مستریاں راولپنڈی۔ اس کی جگہ پانچ مرلہ ہے۔ کرایہ -/7500روپے ماہانہ ضلعی حکومت ادا کر رہی ہے۔

6) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول موہڑی غزن راولپنڈی۔ اس کی جگہ پانچ مرلہ ہے۔ -/7500روپے ماہانہ کرایہ سکول کونسل ادا کرتی ہے۔

7) گورنمنٹ بوائز ایلیمنڑی سکول پی ڈی بھنڈارا راولپنڈی۔ اس کی جگہ دو کنال ہے۔ کوئی کرایہ نہ ہے۔ زمین آرمی کی ملکیت ہے۔

8) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول ڈھوک زیارت راولپنڈی۔اس کی جگہ پانچ مرلہ ہے۔یہ سکول واپڈا کالونی میں واقع ہے جسکا کوئی کرایہ نہ ہے۔

9) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول ڈھوک زیارت راولپنڈی۔اس کی جگہ پانچ مرلہ ہے۔ 15000/- روپے ماہانہ کرایہ ضلعی حکومت ادا کرتی ہے۔

10) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول جھاورا راولپنڈی ۔اس کی جگہ سات مرلہ ہے۔ 6000/- روپے ماہانہ کرایہ سکول کونسل ادا کرتی ہے۔

ڈسکہ سٹی میں سکولز کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل سے متعلقہ تفصیلات

1789:ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسکہ سٹی میں کئی تعلیمی ادارے مین سڑکوں پر کھلے ہوئے ہیں صبح کے وقت اور بالخصوص چھٹی کے وقت ان سکولوں کے سامنے بے ترتیب موٹر سائیکلیں اور کاریں کھڑیں کرتے ہیں جس سے ٹریفک بلاک ہوتی ہے

(ب) کیا حکومت ان تعلیمی اداروں کو اس بات کا پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ یہ ادارے اپنے پرائیویٹ گارڈر تاکہ ٹریفک کا نظام بحال رہے اور عوام مشکلات سے بچ سکیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سٹی ڈسکہ میں 13 پرائیویٹ اور 7 سرکاری سکول ہیں چونکہ شہری آبادی بہت بڑھ چکی ہے آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے بچوں کے والدین بچوں کو لینے کے لئے اپنی گاڑیاں بے ترتیب کھڑی کر دیتے ہیں اگرچہ سکیورٹی گارڈ ہر ممکنہ طور پر اُنہیں ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں۔ لیکن اُن کے منع کرنے کے باوجود کبھی کبھار ٹریفک کی روانی متاثر ہوتی ہے ۔ تمام تعلیمی اداروں کو باقاعدہ طور پر سکیورٹی کے ایس او پیز پر مکمل عمل درآمد کے لئے ہدایات بھجوا دی گئی ہیں جن پر عملدرآمد کروایا جارہا ہے۔

(ب) سی ای او(ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی)سیالکوٹ کی جانب سے تمام سربراہان ادارہ جات کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ اپنے اپنے سکولوں کے پرائیویٹ گارڈز کو پابند کریں کہ وہ ٹریفک کے کنٹرول کو یقینی بنانے کے لئے ٹریفک پولیس سے ہر ممکن تعاون کریں اور کسی بھی ریڑھی یا کھانچہ فروش کو سکول کے سامنے کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسکہ میں گورنمنٹ سکول کی نامکمل عمارت سے متعلقہ تفصیلات

1791:ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ کوٹ بالمقابل AC آفس ڈسکہ میں کتنے کمرہ جات کی چھت نہیں ڈالی ہوئی نیز کتنے کمرہ جات یا ہال نامکمل ہیں کب سے نامکمل ہیں حکومت ان کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

1) گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ کوٹ بالمقابل AC آفس ڈسکہ کے لئے مورخہ 24.10.2009 کو "Upgradation of Schools from Middle to High Level" مالیت 4.500 ملین مالیت کی سکیم منظور ہوئی تھی جو کہ ایک عدد سائنس لیب، ایک عدد آفس ہیڈ ماسٹر، کلرک آفس اور چار عدد کلاس رومز پر مشتمل ہے۔ جس پر مبلغ 2.908 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں تاہم فنڈز کی عدم دستیابی کی بنا پر چھتوں پر ٹائل دروازے، کھڑکیاں، بجلی کی وائرنگ، وائٹ واش، کمروں کے فرش وغیرہ نامکمل ہیں جس کی تکمیل کے لئے لاگت تقریباً سولہ لاکھ بنتی ہے۔ محکمہ کی جانب سے فراہم کردہ نان سیلری بجٹ اور سکول کونسل سے درج بالا تعمیراتی کام جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

2) علاوہ ازیں تقریباً بارہ سال قبل مذکورہ سکول میں سابقہ ہیڈ ماسٹر نے اپنی مدد آپ کے تحت چار عدد کمرہ جات کی تعمیر شروع کی مگر مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے ان کمروں کی چھتیں نہ ڈالی جا سکیں۔ اب یہ دیواریں بوسیدہ ہو چکی ہیں اور ان میں سے کچھ دیواریں خود بخود گر چکی ہیں۔ اس لئے سکول میں کسی ناخوشگوار واقعہ کے پیش نظر باقی حصوں کو بھی گرا دیا گیا ہے۔

3) ضلعی حکومت نے سکول ہذا کے لئے مورخہ 12.08.2017 کو ایک نئی سکیم "Reconstruction of Dangerous Buildings" مالیت 10.157 ملین منظور کی۔ باضابطہ منظوری کی کاپی لف ہے۔ (Annex-A) اس سکیم کے تحت مذکورہ سکول میں چھ کمروں اور برآمدہ کی تعمیر ہونا ہے۔ محکمہ پی اینڈ ڈی سے فنڈز جاری ہونے کے بعد تعمیراتی کام شروع کر دیا جائے گا۔

پی پی۔130 ڈسکہ کے سکولوں کی بلڈنگز سے متعلقہ تفصیلات

1792: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔130 ڈسکہ کے کتنے سکولز کی بلڈنگز نامکمل ہیں کیا یہ unfunded سکیمز ہیں اور یہ بلڈنگز کتنے سال سے نامکمل ہیں

(ب) حکومت ان سکولوں کی عمارت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو ان کے لئے کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔130 ڈسکہ کے سات سکولوں کی عمارات نامکمل ہیں اور یہ un-funded سکیمز ہیں اور یہ عمارات سات سالوں سے نامکمل ہیں۔ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت ان سکولوں کی عمارات مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور سالانہ ترقیاتی منصوبہ 2017-18 میں مبلغ 750 ملین روپے نامکمل عمارات کے لئے مختص کئے گئے ہیں جس سے پی پی۔130 ڈسکہ کے سات سکولوں کی نامکمل عمارات کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

ضلع اوکاڑہ: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول منچریاں کی نئی بلڈنگ اور کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

1849: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول منچریاں تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کو اپ گریڈ کر کے نئی جگہ پر بلڈنگ بنا کر یہاں سے شفٹ کر دیا گیا ہے اس جگہ پر لوگوں نے کوڑا کرکٹ پھینکنا شروع کر دیا ہے اور پرانی بلڈنگ کم کوڑے کا ڈھیر بنی ہوئی ہے؟

(ب) کیا حکومت / محکمہ اس پرانی سکول کی جگہ کو فروخت کرنے یا یہاں پر نیا گرلز / بوائز پرائمری سکول بنانے اور یہاں سے کوڑا کرکٹ اٹھانے کو بھی تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول منچریاں تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ کو اپ گریڈ کر کے دوسری جگہ پر نئی عمارت بنا کر شفٹ کر دیا گیا ہے۔ پرانی جگہ کا رقبہ دو کنال پر مشتمل تھا اور ارد گرد کے مکانات سے دس فٹ کی گہرائی میں تھا۔ اس وجہ سے لوگ کوڑا کرکٹ پھینکتے ہیں۔ دو دفعہ ٹی ایم اے دیپالپور کے ذریعے صفائی کروائی گئی ہے مگر استعمال میں نہ ہونے کی وجہ لوگ دوبارہ کوڑا کرکٹ پھینکنا شروع کر دیتے ہیں۔

(ب) مذکورہ سوال کے ضمن میں گزارش ہے کہ گاؤں ہذا میں بچیوں کے لئے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول موجود ہے۔ جس کا رقبہ ایک ایکڑ پر مشتمل ہے۔ دونوں نئی اور پرانی عمارتوں کے درمیان کافی فاصلہ ہے موجودہ سکول کی بلڈنگ / کمرے بچیوں کی ضروریات کے لئے کافی ہیں۔ لہٰذا بذریعہ لیٹر نمبر P&D/6091 مورخہ 29.09.2017 ڈپٹی کمشنر آفس اوکاڑہ کو لکھ دیا گیا ہے کہ محکمہ تعلیم کو اس جگہ کی ضرورت نہ ہے اس لئے ضلعی حکومت اِسے اپنے قبضہ میں لے آئے تاکہ اسے دیگر کسی ضرورت کے لئے استعمال میں لایا جاسکے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

مظفر گڑھ میں سی ای او لاہور کی بجائے جنوبی پنجاب سے تعینات کرنے کا مطالبہ

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں ایجوکیشن منسٹر کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک بات پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی جو CEO ملتان لگایا گیا ہے تو لاہور سے اسے وہاں پر بھیجا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جنوبی پنجاب کے تینوں ڈویژنوں میں کوئی ایسا آدمی نہیں تھا جو کہ میرٹ پر پورا اترتا اور اسے CEO ایجوکیشن ملتان لگا دیا جاتا؟ یہ مہربانی کریں کیونکہ اس کی وہاں پر کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی وہاں پر ٹھہرتے ہیں اس لئے جنوبی پنجاب کے تین ڈویژنوں میں سے کسی ایک آدمی کا انٹرویو کر کے اسے میرٹ پر لگائیں لیکن یہ ہمیں[********]

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں راں صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں لیکن انہوں نے ایک ایسی بات کی ہے کہ CEO جو لگتا ہے تو اس کے لئے ایک سرچ کمیٹی ہے جو کہ چیف سیکرٹری کے نیچے ہے۔ اس کے اندر بالکل یہ تفریق نہیں ہے کہ کون کس علاقے سے تعلق رکھتا ہے۔ صرف performance کی بنیاد پر اور سنیارٹی کی بنیاد پر پورے پنجاب کے اندر مثال کے طور پر جو لاہور میں CEO لگے ہوئے ہیں وہ خوشاب یا چکوال سے تعلق رکھتے ہیں تو اب ہم یہ کہیں کہ لاہور کے اندر وہاں کا بندہ کیوں لگا ہوا ہے تو یہ صرف میرٹ کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی کا حصہ نہ بنائے جائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اب انہوں نے بات کی ہے تو ہمارے ایجوکیشن کے جتنے بھی بڑے پراجیکٹس ہیں مثال کے طور پر "زیور تعلیم" کے تحت جنوبی پنجاب کی چار لاکھ ساٹھ ہزار بچیوں پر چھ ارب روپے لگا کر انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں اور stipend دے رہے ہیں۔ ابھی دو دن پہلے مظفر گڑھ کے اندر ہم نے "سکول سواری پروگرام" شروع کیا ہے جس کے تحت جو بچے اور بچیاں جن کے سکول دور پڑتے ہیں، ان کو سائیکلیں اور ویگنیں لگا کر دی ہیں۔ اگلے ہفتے ہم "School Need Programme" مظفر گڑھ اور لیّہ کے اندر شروع کر رہے ہیں تو جنوبی پنجاب پر ہمارا focus ہے اور وہاں کی محرومیوں پر ہمارا مکمل

focus ہے۔ میں راں صاحب اور باقی دوستوں سے کہوں گا کہ یہ سارے کام میرٹ کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور CEO کی تعیناتی کا تعلق بالکل کسی چیز سے نہیں ہے بلکہ صرف میرٹ کے اوپر ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پنجاب میں مختلف محکموں کی قائم کمپنیوں پر ایوان میں بحث کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ سے گزارش کروں گا کہ اس وقت پنجاب میں 56 کے قریب مختلف کمپنیاں مختلف محکموں کے اندر بنی ہوئی ہیں اور ان میں سے "صاف پانی کمپنی" ہے، "لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی" ہے، "لاہور پارکنگ کمپنی" ہے، "لاہور میٹ کمپنی" ہے، "فیصل آباد سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی" ہے تو ان جیسی کمپنیوں کی تعداد 56 ہے۔ کبھی اس اسمبلی کے فلور پر ان کمپنیوں کی performance اور یہ بات کہ جن اغراض و مقاصد کے لئے یہ کمپنیاں بنائی گئی تھیں کیا وہ اغراض و مقاصد ہم پورے کر پائے ہیں۔ ایک ایک CEO دس دس، پندرہ پندرہ لاکھ روپے تنخواہ لے رہا ہے جس کے ساتھ عملے کی پوری فوج ظفر موج ہے، لاکھوں روپے کرائے پر دفاتر لئے ہوئے ہیں تو میری آپ سے یہ التماس ہے کہ آپ کسی دن، کل یا اس سے اگلے دن ان کمپنیوں کے اوپر اس ایوان میں تفصیلی بحث کے لئے اجازت دیں۔ ہمارے جو concerns ہیں ہم ان پر بات کریں گے اور ٹریژری بنچز اس کو justify کریں کہ پنجاب کے غریب عوام کا اربوں روپیہ ان کمپنیوں کے CEO اور ملازمین کے اوپر پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ یہاں حکومت کے ہوتے ہوئے، لوکل گورنمنٹ کے ہوتے ہوئے اور تمام محکموں کے ہوتے ہوئے ان کمپنیوں کا کیا جواز ہے؟

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ کوئی وقت مقرر کر دیں تاکہ ہم اس کے اوپر بات کر سکیں کیونکہ بجٹ کے موقع پر بھی اس پر بات نہیں ہوتی۔ جب بھی آپ چاہیں وقت مقرر

کر دیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ان کمپنیوں کی کارکردگی کی پوری تفصیل اس معزز ایوان کے اندر آئے جس پر ہم debate کریں گے کہ آیا ان کمپنیوں کا اس وقت وجود فائدہ کے لئے ہے یا پنجاب کے غریب عوام کے ٹیکسوں کا اربوں روپیہ ان CEO کی تنخواہوں کی مد میں اور دفاتر کی مد میں فضول خرچ کیا جارہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے تو پنجاب کے اندر پہلی دفعہ وہ ماڈل جو دنیا کے تمام مہذب معاشروں کے اندر لاگو ہے، جو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا mode ہے جس کے اندر حکومت نے یہ کام کیا کہ outsource جو semi-autonomous اور autonomous bodies بنائی ہیں مثال کے طور پر لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا پراجیکٹ انتازبردست چلا ہے کہ ہم اسی پراجیکٹ کو پنجاب کے بارہ مزید شہروں میں لے کر چلے گئے ہیں اور وہاں پر صفائی اور ستھرائی کے نئے معیار قائم ہوئے ہیں۔ ہم اس کو ہر جگہ پر پورے پنجاب میں اب replicate کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح آپ دیکھیں کہ ہماری معدنیات کے اوپر جو ٹھیکہ، میں آپ سے یہ share کرنا چاہتا ہوں کہ جس مائنز کا ٹھیکہ تین کروڑ یا پانچ کروڑ روپے تھا، وزیر معدنیات یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ان چند سالوں کے اندر لاکھوں سے کروڑوں روپے کے اندر چلا گیا ہے جس سے حکومت کو اربوں روپے کا ریونیو حاصل ہو رہا ہے۔ مائنز ایک بالکل غیر فعال ادارہ تھا لیکن اب یہ پنجاب کی اکانومی میں ایک بہت اہم role بن چکا ہوا ہے۔ اسی طرح انرجی کا crisis بہت ہی بڑا تھا اور ان کمپنیوں نے ایک transparent manner کے اندر کام کر کے نہ صرف اس انرجی کے crisis کو کم کیا ہے بلکہ آئندہ دنوں کے لئے انرجی پوری کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ Right to Information Act کے تحت یہ کسی بھی کمپنی کا data لے سکتے ہیں اور وہ بالکل لیں اور لینے کے بعد اس کے اوپر اس ایوان میں بالکل بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے "چوندیاں چوندیاں کمپنیاں دا نام لیتا اے"۔ جو اربوں روپے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میاں صاحب! لا منسٹر صاحب آتے ہیں تو اس کے لئے ہم وقت رکھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پر ضرور وقت رکھیں کیونکہ جن کمپنیوں کے کارہائے نمایاں ہیں وہ اس ایوان کو بتائیں کیونکہ یہاں پر پتا ہی نہیں ہے کہ 56 کمپنیاں خسارے میں جا رہی ہیں اور صاف پانی کمپنی کے بارے میں اربوں روپے کی لوٹ مار ہے جس کے بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے آج سے تین ماہ پہلے اس کے CEO کو برطرف کیا اور صرف برطرف ہی نہیں کیا بلکہ اس کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کروائی۔ یہ بھی کہا گیا کہ یہ غفلت و نااہلی ہے اور کرپشن کی وجہ سے جو 130۔ارب روپے کا منصوبہ تھا اب وہ 190۔ارب روپے میں مکمل ہو گا۔ یہ کون سی کمپنیوں کی تعریفیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! آپ حکم دیں کیونکہ ہم اس ایوان میں بات کرنا چاہتے ہیں اور آپ اس کے لئے وقت مقرر کر دیں تاکہ یہ بھی کارہائے نمایاں بتائیں تو پھر اپوزیشن کی طرف سے بھی ان پر بات ہو اور ان کمپنیوں کا اصل چہرہ کھل کر سامنے آسکے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر بات کر لیں اور وقت کا decide کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: میں پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں سنوں گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ ایک بہت alarming situation ہے کہ اس وقت ہماری کشمیری بہنوں کی چٹیاں سیکولر اور گھٹیا انڈین آرمی کاٹ رہی ہے۔ دنیا کی این جی اوز خاموش ہیں اور میں اس معزز ایوان کے توسط سے اس فعل کی مذمت کرتی ہوں اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہوں کہ وہ اس کا فوری نوٹس لے۔ ایک طرف کشمیریوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے اور اب رہی سہی کسر ہماری خواتین کی بے حرمتی کر کے کی جا رہی ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس پر اپوزیشن بھی خاموش ہے۔ ویسے دھرنے

دیئے جاتے ہیں مگر کشمیری خواتین کے لئے کسی نے آواز نہیں اٹھائی۔ ہمارا دل خون کے آنسو رو رہا ہے اور میں اس وقت ان واقعات کی شدید مذمت کرتی ہوں۔ ہماری حکومت فوری طور پر یو این او سے مطالبہ کرے کہ بھارتی افواج کی یہ غنڈہ گردی ختم کروائی جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے پرسوں بھی عرض کی تھی کہ میری ایک تحریک التوائے کار ہے۔۔۔

جناب سپیکر: عارف عباسی صاحب! ادھر ہماری بہن صاحبہ کھڑی ہیں محترمہ راحیلہ انور بول رہی ہیں وہ کہہ رہی ہیں کہ میں نے بات کرنی ہیں پہلے اُنہیں بات کر لینے دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جو ڈاکٹر صاحبہ نے بات کی ہے میں اُس کو endorse کرتی ہوں۔ کشمیری ہمارے بھائی ہیں وہ بڑے مشکل حالات میں ہیں میں اس بات کو پورا پورا endorse کرتی ہوں بالکل جیسے انہوں نے کہا ہمیں بھی اس پر بولنا چاہئے بلکہ ہماری حکومت کو اس پر کوئی ایکشن لینا چاہئے۔ اُن کے بڑے برے حالات ہیں ہم سب کو پتا ہے کہ وہ بے چارے کب سے مر رہے ہیں، کٹ رہے ہیں، اُن کی خواتین کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے میں اس کو endorse کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ اُن کی مدد فرمائیں ہم بھی سب کے سب اُن کے ساتھ ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے پرسوں بھی request کی تھی کہ جو تحریک التوائے کار ہم پڑھتے ہیں پڑھنے کے بعد آپ اُن کی رپورٹ منگوا لیتے ہیں لیکن اُن کی رپورٹ نہیں آتی ہے میری آج سے آٹھ ماہ پہلے کی تحریک التوائے کار ہے راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے بارے میں ہے جو اُس نے لیڈیز پارک کی چالیس کنال زمین پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے آپ نے کہا تھا کہ اگلے ہفتے اس کا جواب منگوائیں گے وہ جواب آج تک نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں اس میں تھوڑا سا معاملہ گڑبڑ ہوا ہے۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!اس کو آٹھ ماہ ہو گئے ہیں اور علاقے کے لوگ جو خواتین وہاں جاتی تھیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سننے کی بھی ہمت رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں تھوڑی کچھ ایسی خرابی آگئی ہے کہ میں یہاں ایوان میں بات کروں گا تو اچھی نہیں لگے گی آپ اپنی تحریک التوائے کار کا نمبر بتادیں میں اُس کا پتا کرواتا ہوں پھر اُس کے بارے میں آپ کو بتادیا جائے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!جو عارف عباسی صاحب کی تحریک التوائے کار ہے وہی same میری بھی تحریک التوائے کار ہے مجھے بھی آٹھ ماہ ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی کون سی تحریک التوائے کار ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!یہی راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے بارے میں۔۔۔

جناب سپیکر: ایک تحریک التوائے کار آپ دونوں معزز صاحبان کی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!ہم دونوں نے جمع کروائی تھی لیکن میری۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب بہت جلد لیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سن لی ہے انشاء اللہ اس کا نوٹس لے رہے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میری تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں اُس کا جواب نہیں آنا ۔

جناب سپیکر: کون سی کمیٹی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!جو میں نے پڑھی تھی اُس کا جواب نہیں آیا۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تو میں نے تحاریک استحقاق کا اعلان بھی نہیں کیا آپ پہلے ہی بات کر رہے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے حالات نظر آ رہے ہیں کوئی بندہ ہے ہی نہیں کون جواب دے گا ؟

جناب سپیکر: let the Law Minister come ہم آج اس کا فیصلہ کریں گے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی کورم پورا نہ ہے لہذا اجلاس بیس منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12 بج کر 58 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی کورم پورا نہ ہے لہذا اجلاس مورخہ 27۔اکتوبر 2017 بروز جمعتہ المبارک صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔